ابتدائی قواعد النحو

عام فہم اسلوب میں تدریبات کے ساتھ عربی گرامر کا ایک نیا انداز

دار السلام
ریسرچ سنٹر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقيق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد آپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹوکاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیه ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یامادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یادیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی وشرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

ابتدائی قواعد النحو

عام فہم اسلوب میں تدریبات کے ساتھ عربی گرامر کا ایک نیا انداز

دارالسلام ریسرچ سنٹر

DARUSSALAM

سعودی عرب (ہیڈ آفس)

شاہ عبدالعزیز بن جلاوی سٹریٹ پوسٹ بکس: 22743 الریاض: 11416 سعودی عرب

فون: 4033962-4043432 1 00966 فیکس: 4021659 www.darussalamksa.com

Email: darussalam@awalnet.net.sa info@darussalamksa.com

الریاض • [illegible] فون: 4614483 1 00966 فیکس: 4644945 • الملز فون: 4735220 1 00966 فیکس: 4735221
• [illegible] فون: 4286641 1 00966 • [illegible] فون/فیکس: 2860422 1 00966

جدہ فون: 6879254 2 00966 فیکس: 6336270 مدینہ منورہ فون: 8234446,8230038 4 00966 فیکس: 8151121 04

الخبر فون: 8692900 3 00966 فیکس: 8691551 3 00966 خمیس مشیط فون/فیکس: 2207055 7 00966

ینبع البحر فون: 0500887341 فیکس: 8691551 قصیم (بریدہ) فون: 0503417156 فیکس: 3696124 6 00966

امریکہ • نیویارک فون: 5925 625 718 001 • [illegible]: 0419 722 713 001 کینیڈا • [illegible] فون: 4186619 416 001

لندن • [illegible] فون: 77252246 20 0044-85394885 20 0044 • [illegible]: 7739309 0121 0044

متحدہ عرب امارات • شارجہ فون: 5632623 6 00971 فیکس: 5632624 فرانس فون: 52928 480 01 0033 فیکس: 52997 480 01 0033

انڈیا • [illegible] فون: 45566249 44 0091 موبائل: 12041 98841 0091 • [illegible] فون: 4180 2373 22 0091

• [illegible] فون: 4892 2451 40 0091 موبائل: 30850 98493 0091 • [illegible] فون: 42157847 44 0091

سری لنکا • [illegible] فون: 358712 115 0094 • [illegible] فون: 2669197 114 0094

پاکستان ہیڈ آفس و مرکزی شوروم

لاہور 36- لوئر مال، سیکرٹریٹ سٹاپ لاہور فون: 00 4 32 372,24 400 372,34 240 373 42 0092 فیکس: 72 540 373 042

• غزنی سٹریٹ/ اُردو بازار لاہور فون: 54 200 371 42 0092 فیکس: 03 207 373 042

• Y بلاک، گول کمرشل مارکیٹ، دکان: 2 (گراؤنڈ فلور) ڈیفنس، لاہور فون: 10 926 356 42 0092

کراچی مین طارق روڈ، ڈالمن مال سے (بہادر آباد کی طرف) دوسری گلی کراچی فون: 36 939 343 21 0092 فیکس: 37 939 343 21 0092

اسلام آباد F-8 مرکز، اسلام آباد فون/فیکس: 13 815 22 51 0092

info@darussalampk.com | www.darussalampk.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم
اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں
جو نہایت مہربان، بہت رحم کرنے والا ہے

مؤلفین

- ابوالحسن حافظ عبدالخالق
- مولانا مفتی عبدالولی خان
- مولانا محمد عمران صارم
- مولانا حافظ عبدالسمیع
- مولانا محمد یوسف قصوری
- مولانا ابو نعمان بشیر احمد

نظرِ ثانی

- شیخ الحدیث مولانا عبدالعزیز نورستانی (جامعہ اثریہ، پشاور)
- شیخ الحدیث حافظ عبدالعزیز علوی (جامعہ سلفیہ، فیصل آباد)
- شیخ الحدیث مولانا عبدالرحمٰن ضیاء (ابن تیمیہ، لاہور)
- شیخ الحدیث مولانا خالد بن بشیر مرجالوی (جامعہ محمدیہ، گوجرانوالہ)
- مولانا مفتی محمد اویس (دارالعلوم، گوجرانوالہ)

فہرست

عرض ناشر

''ابتدائی قواعد النحو'' آپ کے زیر مطالعہ ہے۔علمِ نحو تمام عربی علوم و معارف کے لیے ستون کی حیثیت رکھتا ہے کیونکہ تمام عربی علوم اسی کی مدد سے چہرہ کشا ہوتے ہیں۔

علوم نقلیہ کی جلالت وعظمت اپنی جگہ مگر یہ بھی حقیقت ہے کہ ان کے اسرار و رموز اور معانی و مفاہیم تک رسائی علمِ نحو کے بغیر ممکن نہیں۔

حق یہ ہے کہ قرآن و سنت اور دیگر عربی علوم سمجھنے کے لیے ''علمِ نحو'' کلیدی حیثیت رکھتا ہے، اس کے بغیر علومِ اسلامیہ کی گہرائی و گیرائی اور وزن و وقار تک پیش قدمی کا کوئی امکان نہیں۔

علمِ نحو کی مذکورہ اہمیت کے پیش نظر عربی، فارسی اور دیگر زبانوں میں اس فن کی مفصّل ومطوّل، متوسط اور مختصر ہر طرح کی کتابیں لکھی گئیں۔ اردو زبان میں صرف ونحو کی کتابیں لکھنے کا مقصد لسانی اصول وقواعد کی تسہیل و تفہیم اور عربی زبان کی ترویج و اشاعت ہی تھا۔ کیونکہ فنِ تعلیم کا اصول اور تجربہ یہ ہے کہ اگر ابتدائی طور پر کوئی مضمون مادری زبان میں ذہن نشین ہو جائے تو پھر اسے کسی بھی اجنبی زبان میں تفصیل واضافہ سمیت بخوبی پڑھا اور سمجھا جاسکتا ہے۔ زیر نظر کتاب اِسی مقصد کے تحت الثانوية العامة کے لیے لکھی گئی ہے۔اس کی چند نمایاں خصوصیات درج ذیل ہیں:

(1) قواعد و مسائل کی عام فہم اور آسان اسلوب میں پیشکش۔ (2) قواعد و مسائل میں راجح قول اُجاگر کرنے کا التزام۔ (3) قواعد اور مثالوں کی صحت و درستی کا امکان بھر اہتمام۔ (4) محلِ استشہاد کی الفاظ اور الوان کے ذریعے وضاحت۔ (5) طالبانِ علم کی آسانی کے لیے درج کردہ مثالوں کا سلیس اردو میں ترجمہ۔ (6) طالب علم کی ذہنی استعداد اور علمی درجے کا لحاظ۔ (7) قواعد کی تطبیق واجرا کے لیے ہر سبق کے بعد تمرینات۔ (8) فن کی معتبر عربی کتابوں: مُغنِي اللَّبِيب، شرح ابن عقيل، أَوْضَحُ الْمَسَالِك، النحو الوافي، شرح قطر

النّدٰی ، جامع الدروس العربية اور النحو الواضح کے علاوہ دیگر فارسی اور اردو کتابوں سے اخذ و استفادہ۔

یہ کتاب وفاق المدارس السّلفیہ کے چیئرمین سینئر پروفیسر ساجد میر (امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث، پاکستان)، ڈاکٹر حافظ عبدالکریم (ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث، پاکستان)، چودھری محمد یٰسین ظفر (ناظم اعلیٰ وفاق المدارس السّلفیہ، پاکستان)، مولانا محمد یونس بٹ نگران وفاق المدارس السّلفیہ اور دیگر اکابر علمائے کرام کے حکم کے مطابق انھی کی سرپرستی اور نگرانی میں تیار کی گئی ہے۔ نصاب کمیٹی کے تجربہ کار ارکان اور علومِ اسلامیہ وعربیہ کے ماہر معلمین مولانا مفتی عبدالولی خان، ابوالحسن حافظ عبدالخالق، مولانا عمران صارم اور مولانا حافظ عبدالسمیع، مولانا محمد یوسف قصوری اور مولانا ابونعمان بشیر احمد حفظہ اللہ نے اس کتاب کی تحریر و ترتیب میں بڑی محنت سے حصہ لیا ہے اور مہارت فن، باریک بینی اور احساسِ ذمہ داری کا ثبوت دیا ہے۔ اس سلسلے میں محترم پروفیسر محمد یحییٰ چیئرمین نصاب کمیٹی سے گاہے گاہے مشورہ لیتے رہے۔ سونے پر سہاگہ یہ کہ ملک کے جید اور نامور شیوخ الحدیث اور وفاق المدارس کے اکابر علمائے کرام نے اس پر نظرثانی بھی فرمائی ہے۔ یوں یہ کتاب عربی کے تدریسی سرمائے میں ایک قیمتی اضافہ اور عربی سیکھنے کے آرزو مندوں کے لیے ایک نادر تحفہ ہے۔ چونکہ یہ دارالسلام کے زیراہتمام اپنی نوعیت کا پہلا کام ہے اس لیے عجب نہیں کہ اس میں بعض تسامحات راہ پا گئی ہوں، لہٰذا قارئین کرام اور علمائے عظام سے درخواست ہے کہ وہ اس کتاب کو بے داغ اور خوب سے خوب تر بنانے کے لیے ممکنہ اغلاط وتسامحات کی نشاندہی فرمائیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں ان کی اصلاح کر دی جائے۔

میں دارالسلام لاہور کے مدیر عزیزی حافظ عبدالعظیم اسدؔ، شعبہ نصاب سازی اور کمپوزنگ و ڈیزائننگ کے محترم کارکنوں کا شکر گزار ہوں کہ ان کی محنت اور ہنرمندی سے اتنی اچھی اور اہم کتاب منظر عام پر آ رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب عزیزوں کو جزائے خیر دے۔

خادم کتاب وسنت
عبدالمالک مجاہد
مینجنگ ڈائریکٹر دارالسلام الریاض، لاہور

ستمبر 2012ء

تعریف: نحو وہ علم ہے جس کے ذریعے سے اسم، فعل اور حرف کو ایک دوسرے سے جوڑنے کا طریقہ اور ان کے آخری حرف کی حالت معرب و مبنی ہونے کے اعتبار سے معلوم ہو۔

موضوع: علم نحو کا موضوع کلمہ اور کلام ہے۔

غرض و غایت: یہ علم حاصل کرنے کا مقصد یہ ہے کہ انسان عربی زبان پڑھنے، لکھنے اور بولنے میں ہر قسم کی غلطی سے محفوظ رہے، خصوصاً قرآن و حدیث کے صحیح فہم کا ملکہ پیدا ہو سکے۔

واضع: راجح قول کے مطابق اس علم کے موجد جلیل القدر تابعی ابو الأسود الدؤلی رحمہ اللہ ہیں۔

حکم اس کا سیکھنا فرض کفایہ ہے۔

حرکت: پیش، زبر اور زیر میں سے ہر ایک کو حرکت اور ان تینوں کو حرکاتِ ثلاثہ کہتے ہیں۔ عربی میں ان کے نام مندرجہ ذیل ہیں:

ضمہ: پیش (ـُـ) کو، فتحہ: زَبر (ـَـ) کو اور کسرہ: زیر (ـِـ) کو کہتے ہیں۔ اور وہ حرف جس پر ضمہ ہو اسے مضموم، جس پر فتحہ ہو اسے مفتوح اور جس پر کسرہ ہو اسے مکسور کہتے ہیں۔

تنوین: دو پیش (ـٌـ) دو زبر (ـًـ) اور دو زیر (ـٍـ) میں سے ہر ایک کو تنوین کہتے ہیں۔ ان کی ادائیگی کے وقت جو نون ساکن کی آواز پیدا ہوتی ہے، اسے "نونِ تنوین" کہتے ہیں۔

سکون: حرکت نہ ہونے کو "سکون" کہتے ہیں۔ اس کی علامات یہ ہیں: ـْـ، ـ٥ـ، ـ^ـ۔ وہ حرف جس پر حرکت نہ ہو، اسے "ساکن" کہتے ہیں۔

تشدید: ایک حرف کو دو بار (ایک بار سکون اور ایک بار حرکت کے ساتھ) پڑھنے کو تشدید اور ایسے حرف کو مُشدَّد

کہتے ہیں، جیسے: ''مُحَمَّدٌ'' میں دوسرا ''م''.

سوالات و تدریبات

1. علم نحو کی تعریف بیان کریں۔
2. حرکات ثلاثہ کسے کہتے ہیں؟
3. تشدید اور مشدَّد کسے کہتے ہیں؟
4. قوسین میں دیے گئے الفاظ میں سے مناسب لفظ سے خالی جگہ پُر کریں:

   ① علم نحو کا موضوع .... ہے۔ (کلمہ، کلام، کلمہ اور کلام)

   ② دو پیش، دو زبر اور دو زیر میں سے ہر ایک کو .... کہتے ہیں۔ (سکون، تنوین، تشدید)

   ③ جس حرف کو دو بار پڑھا جائے، اسے .... کہتے ہیں۔ (مشدّد، ساکن، مکسور)

5. مندرجہ ذیل قرآنی کلمات کو پڑھیں اور ضمہ، فتحہ، کسرہ، تنوین، سکون اور تشدید کی پہچان کریں:

﴿رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ ﴿لَيْلَةُ الْقَدْرِ﴾ ﴿اَلْخٰلِقُ﴾ ﴿سِنَةٌ﴾

﴿مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ﴾ ﴿اَللّٰهُ الصَّمَدُ﴾ ﴿كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ﴾ ﴿سِرَاجًا﴾

﴿اِلٰهِ النَّاسِ﴾ ﴿رَفَعَ السَّمٰوٰتِ﴾ ﴿ذِكْرٌ مُّبَارَكٌ﴾ ﴿عَدُوٌّ﴾

لفظ کا لغوی معنی ہے: بولنا، پھینکنا، اصطلاحاً: ہر وہ بات جو انسان کے منہ سے نکلے، اسے لفظ کہتے ہیں۔

لفظ کی اقسام

لفظ کی دو قسمیں ہیں: ① با معنی ② بے معنی

با معنی: جس لفظ کا کوئی معنی و مفہوم ہو، جیسے: کِتَابٌ، قَلَمٌ، فَرَسٌ "گھوڑا رگھوڑی" ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ اسے مستعمل یا موضوع بھی کہتے ہیں۔

بے معنی: جس لفظ کا کوئی معنی و مفہوم نہ ہو، جیسے: دَيْزٌ، یہ زَيْدٌ کا مقلوب (اُلٹ صورت) ہے، اسے غیر موضوع یا مہمل بھی کہتے ہیں۔

با معنی لفظ کی اقسام: با معنی لفظ کی دو قسمیں ہیں: ① مفرد یا کلمہ ② مرکب

سبق: 3

وہ لفظ جو مفرد معنی کے لیے بنایا گیا ہو، جیسے: رَجُلٌ ''مرد'' قَلَمٌ ''قلم''

کلمہ کی اقسام

کلمہ کی تین قسمیں ہیں: (1) اسم (2) فعل (3) حرف

وہ کلمہ جو اپنا معنی خود بتائے اور اس میں کوئی زمانہ نہ پایا جائے، جیسے: اَلْقَلَمُ، کِتَابٌ، حَمْزَةُ، دَوَاةٌ.

علاماتِ اسم: اسم کی چند اہم علامات مندرجہ ذیل ہیں:

1. شروع میں أَلْ ہو، جیسے: اَلْحَمْدُ.
2. شروع میں حرف جر ہو، جیسے: فِي كِتَابٍ.
3. آخر میں تنوین ہو، جیسے: ﴿حَكِيمٌ﴾.
4. مسند الیہ ہو، جیسے: عُثْمَانُ طَبِيبٌ ''عثمان ڈاکٹر ہے۔'' جَاءَ حَامِدٌ ''حامد آیا۔''
5. منادیٰ ہو، جیسے: يَا زَيْدُ.

ملاحظہ اسناد کا مطلب ہے: حکم لگانا، جس کلمے کے ساتھ حکم لگایا جائے اسے ''مسند'' اور جس پر حکم لگایا جائے اسے ''مسند الیہ'' کہتے ہیں، جیسے: إِسْمَاعِيلُ عَالِمٌ ''اسماعیل عالم ہے۔'' میں إِسْمَاعِيلُ مُسند الیہ اور عَالِمٌ مسند ہے، جَلَسَ مَحْمُودٌ ''محمود بیٹھا۔'' میں جَلَسَ مسند اور مَحْمُودٌ مسند الیہ ہے۔ واضح ہوا کہ

مسند الیہ ہمیشہ اسم ہوتا ہے جبکہ مسند اسم بھی ہو سکتا ہے اور فعل بھی۔

فعل

وہ کلمہ جو اپنا معنی خود بتائے اور اس میں تین زمانوں میں سے کوئی زمانہ بھی پایا جائے، جیسے: نَصَرَ "اس نے مدد کی" یَنْصُرُ "وہ مدد کرتا ہے یا کرے گا" اُنْصُرْ "تو مدد کر"

فعل کی اقسام

فعل کی تین قسمیں ہیں: (1) فعلِ ماضی (2) فعلِ مضارع (3) فعلِ امر

فعلِ ماضی: وہ فعل جو گزشتہ زمانے میں کسی کام کے ہونے پر دلالت کرے، جیسے: کَتَبَ "اس نے لکھا"

فعلِ مضارع: وہ فعل جو زمانۂ حال یا مستقبل میں کسی کام کے ہونے پر دلالت کرے، جیسے: یَکْتُبُ "وہ لکھتا ہے یا لکھے گا"

فعلِ امر: وہ فعل جس کے ذریعے آئندہ زمانے میں کسی کام کے کرنے کا مطالبہ کیا جائے، جیسے: اُکْتُبْ "تو لکھ" اِقْرَأْ "تو پڑھ"

علاماتِ فعل: فعل کی چند اہم علامات یہ ہیں:

(1) شروع میں حرف قَدْ ہو، جیسے: قَدْ جَلَسَ "تحقیق وہ بیٹھا ہے۔"

(2) شروع میں حرف "س" ہو، جیسے: سَیَقْرَأُ "عنقریب وہ پڑھے گا۔"

(3) شروع میں سَوْفَ ہو، جیسے: سَوْفَ تَعْلَمُونَ "عنقریب تم جان لو گے۔"

(4) آخر میں تائے تانیث ساکنہ (تْ) ہو، جیسے: سَمِعَتْ "اس ایک عورت نے سنا۔"

(5) آخر میں تائے فاعل لاحق ہو، جیسے: ضَرَبْتُ "میں ایک مرد/عورت، تو ایک مرد/عورت نے مارا۔"

(6) آخر میں "ي" ضمیرِ فاعل لاحق ہو، جیسے: تَضْرِبِینَ "تو ایک عورت مارتی ہے۔" اِضْرِبِي "تو ایک عورت مار۔"

(7) آخر میں نونِ ثقیلہ یا خفیفہ لاحق ہو، جیسے: اِضْرِبُنَّ "تم سب مرد ضرور مارو" ﴿لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ﴾ (العلق 96: 15) "تو ہم ضرور بالضرور اسے پیشانی کے بالوں کے ساتھ گھسیٹیں گے۔"

حرف

وہ کلمہ جو اپنا معنی جملے میں واقع ہوئے بغیر نہ بتا سکے اور اس میں تینوں زمانوں میں سے کوئی زمانہ بھی نہ پایا جائے، جیسے: مِنْ ، إِلٰی.

علاماتِ حرف: جس کلمہ میں اسم اور فعل کی علامات میں سے کوئی علامت نہ پائی جائے، وہ حرف ہوتا ہے۔

سوالات و تدریبات

1. لفظ کسے کہتے ہیں اور اس کی کتنی قسمیں ہیں؟
2. اسم کی تعریف اور اس کی علامات بیان کریں۔
3. فعل کی تعریف اور اس کی چار علامات ذکر کریں۔
4. حرف کی تعریف مع مثال ذکر کریں۔
5. درست جملے کے سامنے (✔) اور غلط کے سامنے (✘) کا نشان لگائیں:
   1. جو بات انسان کے منہ سے نکلے، اسے لفظ کہتے ہیں۔
   2. مہمل وہ لفظ ہے جس کا کوئی معنی ومفہوم ہو۔
   3. شروع میں أل ہونا حرف کی علامت ہے۔
   4. فعل امر میں کسی کام کے کرنے کا مطالبہ کیا جاتا ہے۔
   5. تائے تانیث ساکنہ فعل کی علامت ہے۔
   6. جس کلمے پر حکم لگایا جائے، اسے مسند کہتے ہیں۔
6. کلمات کی قسم: اسم، فعل اور حرف کی شناخت کر کے نمونے کے مطابق لکھیں اور علامت بھی بیان کریں:

	کلمہ	قسم کلمہ	علامت
نمونہ	اَلِامْتِحَانُ	اسم	شروع میں أل ہے

کلمہ	قسم کلمہ	علامت	کلمہ	قسم کلمہ	علامت
اَلْمَطَرُ			خُبْزٌ		
قَدْ فَتَحَ			إِلٰی		
مِنْ طِینٍ			سَیَقُولُ		
تَفَتَّحَتْ			قَدْ		
سَوْفَ تَعْلَمُ			اَلْمِدَادُ		

دو یا دو سے زائد کلموں کے مجموعے کو ''مرکب'' کہتے ہیں۔

مرکب کی اقسام

مرکب کی دو قسمیں ہیں: ① مرکب مفید ② مرکب غیر مفید

مرکب مفید: جب متکلم بات کر کے خاموش ہو جائے اور سننے والے کو اس سے کسی واقعے کی خبر یا کسی چیز کی طلب معلوم ہو، اسے ''مرکب مفید'' کہتے ہیں، جیسے: حَامِدٌ صَالِحٌ ''حامد نیک ہے۔'' وَأَقِيمُوا الصَّلٰوةَ ''اور تم نماز قائم کرو۔''

وضاحت: پہلی مثال میں اس بات کی خبر معلوم ہوئی کہ حامد نامی شخص نیک ہے اور دوسری مثال سے یہ پتا چلا کہ نماز قائم کرنا مطلوب ہے۔

فائدہ مرکب مفید کو جملہ اور کلام بھی کہتے ہیں۔

مرکب غیر مفید: جب متکلم بات کر کے خاموش ہوجائے اور سننے والے کو اس سے کسی واقعے کی خبر یا کسی چیز کی طلب معلوم نہ ہو، اسے مرکب ''غیر مفید'' کہتے ہیں، جیسے: كِتَابُ زَيْدٍ ''زید کی کتاب'' ثَوْبٌ جَدِيدٌ ''نیا کپڑا'' ان الفاظ سے سننے والے کو ''زید کی کتاب'' یا ''نئے کپڑے'' کے بارے میں نہ کوئی نئی بات یا خبر معلوم ہوئی اور نہ ان کے بارے میں کوئی مطالبہ ہی، اس لیے یہ مرکبات غیر مفید ہیں۔

1. مرکب کی تعریف اور اقسام ذکر کریں۔
2. مرکب مفید کسے کہتے ہیں؟

3. مرکب غیر مفید کی تعریف مع مثال ذکر کریں۔

4. درج ذیل میں سے مفرد اور مرکب کی شناخت کریں اور اس کے مناسب کالم میں درج کریں:

اَللّٰهُ أَحَدٌ ...... مَكَّةُ ...... صَلَاةُ الظُّهْرِ ...... غَنَمٌ ...... اَلْعِلْمُ نُورٌ

قَلَمٌ جَمِيلٌ ...... بِئْرٌ ...... رَجُلٌ صَالِحٌ ...... عُصْفُورٌ ...... رَبُّنَا اللّٰهُ.

مفرد	مرکب
....	....
....	....
....	....
....	....
....	....

آپ پڑھ چکے ہیں کہ مرکب مفید کو جملہ اور کلام بھی کہتے ہیں، یہاں جملے کی دو اعتبار سے تقسیم ذکر کی جاتی ہے:

① ذات کے اعتبار سے ② مفہوم کے اعتبار سے

ذات کے اعتبار سے جملے کی دو قسمیں ہیں: ① جملہ اسمیہ ② جملہ فعلیہ

جملہ اسمیہ: وہ جملہ جس کا پہلا رکن اسم ہو اور دوسرا، خواہ اسم ہو یا فعل، جیسے: اَللّٰهُ خَالِقُنَا، اَللّٰهُ خَلَقَنَا. پہلا رکن مبتدا اور دوسرا خبر کہلاتا ہے۔

جملہ فعلیہ: وہ جملہ جس کا پہلا رکن فعل اور دوسرا اسم ہو، جیسے: قَرَأَ حَامِدٌ كِتَابًا "حامد نے کتاب پڑھی۔"

مفہوم کے اعتبار سے جملے کی دو قسمیں ہیں: ① جملہ خبریہ ② جملہ انشائیہ

جملہ خبریہ: وہ جملہ جس میں کسی بات کی خبر دی گئی ہو اور اس میں سچ یا جھوٹ کا امکان ہو، جیسے: زَيْدٌ عَالِمٌ "زید عالم ہے۔" جَاءَ عَلِيٌّ "علی آیا۔"

وضاحت: پہلی مثال میں زید کے عالم ہونے اور دوسری میں علی کے آنے کی خبر دی گئی ہے اور خبر دینے والا خبر دینے میں سچا بھی ہوسکتا ہے اور جھوٹا بھی۔

جملہ انشائیہ: وہ جملہ جس میں کسی چیز کو وجود میں لانا مقصود ہو، سچ یا جھوٹ کا اس میں دخل نہیں ہوتا، جیسے: اُطْلُبُوا الْعِلْمَ "علم حاصل کرو۔"

وضاحت: اس مثال میں علم حاصل کرنا مطلوب ہے، سچ یا جھوٹ کا اس میں دخل نہیں۔

جملہ انشائیہ کی اقسام

جملہ انشائیہ کی مندرجہ ذیل دس قسمیں ہیں:

① امر، جیسے: ﴿ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ﴾ "اور تم نماز قائم کرو۔"

2. نہی، جیسے: ﴿لَا تَحْزَنْ﴾ "تو غم نہ کر"

3. استفہام، جیسے: هَلْ ذَهَبَ سَعْدٌ؟ "کیا سعد گیا؟"

4. تمنی (خواہش کرنا) جیسے: لَيْتَ الطَّعَامَ لَذِيذٌ "کاش! کھانا مزے دار ہو!"

5. ترجی (امید کرنا) جیسے: لَعَلَّ خَالِدًا نَاجِحٌ "امید ہے کہ خالد کامیاب ہونے والا ہے۔"

6. عقود، جیسے: بِعْتُ، اِشْتَرَيْتُ "میں بیچتا ہوں، میں خریدتا ہوں۔"

7. ندا، جیسے: يَا حَامِدُ! "اے حامد"

8. عرض (درخواست کرنا)، جیسے: أَلَا تَنْزِلُ بِنَا! "آپ ہمارے ہاں تشریف کیوں نہیں لاتے! / کیا آپ ہمارے ہاں تشریف نہیں لائیں گے!"

9. قسم، جیسے: وَاللّٰهِ! "اللہ کی قسم!"

10. تعجب، جیسے: مَا أَكْرَمَ حَامِدًا! "حامد کس قدر سخی ہے!" أَكْرِمْ بِحَامِدٍ! "حامد کتنا سخی ہے!"

وضاحت: جب بِعْتُ اور اِشْتَرَيْتُ بطور خبر استعمال ہوں تو اس وقت یہ جملہ خبریہ ہوں گے، مثلاً: کوئی کہے: اِشْتَرَيْتُ هٰذَا الكِتَابَ بِعِشْرِينَ رُوبِيَّةً. "میں نے یہ کتاب بیس روپے کے عوض خریدی۔"

سوالات و تدریبات

1. جملہ اسمیہ اور جملہ فعلیہ کی تعریف اور مثالیں ذکر کریں۔

2. مفہوم کے اعتبار سے جملہ کی کتنی قسمیں ہیں؟ ہر ایک کی تعریف ذکر کریں۔

3. قوسین میں دیے گئے الفاظ میں سے مناسب لفظ سے خالی جگہ پُر کریں:

1. جس جملے کا پہلا رکن فعل ہو، اسے جملہ.......... کہتے ہیں۔ (اسمیہ، فعلیہ)
2. اَللّٰهُ أَحَدٌ جملہ.......... کی مثال ہے۔ (اسمیہ، فعلیہ)
3. جس جملے میں کسی چیز کو وجود میں لانا مقصود ہو، اسے جملہ.......... کہتے ہیں۔ (انشائیہ، خبریہ)
4. جملہ انشائیہ کی.......... قسمیں ہیں۔ (آٹھ، دس)
5. يَا حَامِدُ! جملہ.......... کی مثال ہے۔ (خبریہ، انشائیہ)

4 مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ کر کے ان میں جملہ اسمیہ وفعلیہ اور مسند و مسند الیہ کی نشان دہی کریں:

اَلْجَنَّةُ حَقٌّ. اَلْمَاءُ بَارِدٌ. صَدَقَ الْوَلَدُ.

يَلْعَبُ الصَّبِيُّ. اَلتُّفَّاحُ حُلْوٌ. اَلدَّرْسُ سَهْلٌ.

5 نمونے کے مطابق جملہ انشائیہ اور خبریہ کی شناخت کریں:

	جملہ	قسم
نمونہ	مَا أَجْمَلَ خَالِدًا!	انشائیہ
1	هَلْ تُحِبُّ الرُّمَّانَ؟	
2	اَلْوَلَدُ مُجْتَهِدٌ.	
3	لَا تَلْعَبْ فِي الطَّرِيقِ.	
4	لَعَلَّ بَكْرًا نَائِمٌ.	
5	اَلسَّمَاءُ مُمْطِرَةٌ.	
6	نَظِّفْ ثِيَابَكَ.	
7	وَقَفَ الرَّجُلُ.	

1 معرفہ ونکرہ

معرفہ

وہ اسم جو کسی معین شخص، چیز یا جگہ پر دلالت کرے، جیسے: عُمَرُ، أَنَا، هٰذَا، اَلْكِتَابُ، مَكَّةُ.

اسم معرفہ کی سات قسمیں ہیں:

1. عَلَم: جیسے: طَلْحَةُ، حَامِدٌ، فَاطِمَةُ، لَاهُورُ.
2. ضمیر: جیسے: أَنَا، أَنْتَ، هُوَ.
3. اسم اشارہ: جیسے: هٰذَا، ذَاكَ، ذٰلِكَ.
4. اسم موصول: جیسے: اَلَّذِي، اَلَّتِي، اَلَّذِينَ.
5. معرَّف باللّام: جیسے: اَلْقَلَمُ، اَلرَّجُلُ.
6. مضاف: وہ اسم جو مذکورہ بالا پانچ قسموں میں سے کسی ایک کی طرف مضاف ہو، جیسے: رَسُولُ اللّٰهِ میں رَسُولُ.
7. منادیٰ مقصود: وہ اسم جس کی حرف ندا کے ذریعے تعیین مقصود ہو، جیسے: یَا رَجُلُ!

نکرہ

وہ اسم جو کسی غیر معین شخص، چیز یا جگہ پر دلالت کرے: جیسے، رَجُلٌ ''کوئی مرد'' اِمْرَأَةٌ ''کوئی عورت'' كِتَابٌ ''کوئی کتاب'' مَحْفَظَةٌ ''کوئی بستہ'' بَلَدٌ، مَدِينَةٌ ''کوئی شہر''۔

ملاحظہ اردو میں نکرہ کے ترجمے میں ''کوئی''، ''ایک/کوئی ایک'' یا ''کچھ'' کا اضافہ کیا جاتا ہے، جیسے: قَلَمٌ

''کوئی قلم''، کِتَابٌ ''ایک یا کوئی ایک کتاب''، مَاءٌ ''کچھ پانی''، لیکن ہر جگہ اس اضافے کی ضرورت نہیں۔

② مذکر ومؤنث

مذکر

وہ اسم جس میں تانیث کی لفظی یا تقدیری علامت نہ پائی جائے، جیسے: طِفْلٌ، مَاءٌ.

مؤنث

وہ اسم جس میں تانیث کی لفظی یا تقدیری علامت پائی جائے، جیسے: اِمْرَأَةٌ، أَرْضٌ.

علاماتِ تانیث: علامات تانیث تین ہیں:

① تائے تانیث متحرکہ (گول تاء) ہو، جیسے: فَاطِمَةُ ''عورت کا نام'' قَارِئَةٌ ''پڑھنے والی'' جبکہ طَلْحَةُ، مُعَاوِيَةُ وغیرہ مذکر نام معناً مذکر ہونے کے باوجود لفظاً مؤنث ہی ہوتے ہیں۔

② الف مقصورہ برائے تانیث: ، جیسے: صُغْرٰی، سَلْمٰی.

③ الف ممدودہ برائے تانیث، جیسے: حَمْرَاءُ ''سرخ رنگ والی'' صَحْرَاءُ ''صحرا''

سوالات وتدریبات

1. اسم معرفہ کی تعریف مع مثال ذکر کریں۔
2. اسم معرفہ کی کتنی قسمیں ہیں؟
3. مؤنث کی تعریف بیان کریں اور علامات تانیث ذکر کریں۔
4. قوسین میں دیے گئے مناسب لفظ سے خالی جگہ پُر کریں:

① جو اسم کسی معین شخص، چیز یا جگہ پر دلالت کرے، اسے .... کہتے ہیں۔ (نکرہ، معرفہ)

② وہ اسم جس میں تانیث کی لفظی یا تقدیری علامت پائی جائے، اسے .... کہتے ہیں۔ (مذکر، مؤنث)

③ تائے تانیث متحرکہ (گول تاء) .... کی علامت ہے۔ (مذکر، مؤنث)

5. درج ذیل کلمات میں سے معرفہ ونکرہ کی شناخت کریں اور اس کے مناسب کالم میں درج کریں:

مُحَمَّدٌ ...... كِتَابٌ ...... اَلْبَيْتُ ...... أَخُوكَ ...... هٰذَا ...... قَلَمُ زَيْدٍ

فَرَسٌ ...... أَنْتَ ...... يَا رَجُلُ ...... اَلَّتِي ...... عُصْفُورٌ.

معرفہ	نکرہ	معرفہ	نکرہ
....	....	....	....
....	....	....	....
....	....	....	....
....	....	....	....
....	....	....	....

6 درج ذیل میں سے مذکر ومؤنث کی شناخت کریں اور اس کے مناسب کالم میں درج کریں:

قَلَمٌ ...... كُرَّاسَةٌ ...... جِدَارٌ ...... بَقَرَةٌ ...... سُوقٌ

عَائِشَةُ ...... حَمْزَةُ ...... مَسْجِدٌ ...... كُبْرٰى ...... خَضْرَاءُ.

مذکر	مؤنث
....	....
....	....
....	....
....	....
....	....

وہ اسم جو ایک فرد پر دلالت کرے، جیسے: رَجُلٌ ''ایک مرد'' اِمْرَأَةٌ ''ایک عورت''۔

وہ اسم جو اپنے مفرد کے آخر میں ایک معین اضافے کی وجہ سے دو افراد پر دلالت کرے، جیسے: رَجُلَانِ ''دو مرد'' اِمْرَأَتَانِ ''دو عورتیں''۔

تثنیہ بنانے کا طریقہ: تثنیہ واحد کے آخر میں الف ماقبل مفتوح اور نونِ مکسور یا ''ي'' ماقبل مفتوح اور نون مکسور (ـَانِ یا ـَيْنِ) لگانے سے بنتا ہے، جیسے: رَجُلٌ سے رَجُلَانِ، رَجُلَيْنِ.

وہ اسم جو اپنے مفرد میں لفظی یا تقدیری تبدیلی کی وجہ سے یا آخر میں ایک معین اضافے کی وجہ سے دو سے زائد افراد پر دلالت کرے، جیسے: مُسْلِمُونَ ''کئی مسلمان''، کُتُبٌ ''کتابیں''

جمع کی اقسام

جمع کی دو قسمیں ہیں: ① جمع سالم ② جمع مکسر

جمع سالم: وہ جمع جو واحد کے آخر میں ایک معین اضافے کی وجہ سے دو سے زیادہ افراد پر دلالت کرے اور اس میں واحد کا صیغہ سلامت رہے۔

اس کی دو قسمیں ہیں: ① جمع مذکر سالم ② جمع مؤنث سالم

جمع مذکر سالم: وہ جمع جو واحد کے آخر میں ''و'' ماقبل مضموم اور نون مفتوح یا ''ي'' ماقبل مکسور اور نون مفتوح (ـُونَ یا ـِینَ) لگانے سے بنتی ہے، جیسے: مُسْلِمٌ سے مُسْلِمُونَ/ مُسْلِمِينَ.

جمع مؤنث سالم: وہ جمع جو واحد کے آخر میں الف اور تاء (ات) لگانے سے بنتی ہے، جیسے: زَيْنَبُ سے زَيْنَبَاتٌ. اگر واحد کے آخر میں تائے تانیث مدوّرہ ''ۃ'' ہو تو وہ حذف ہوجاتی ہیں، جیسے: مُسْلِمَةٌ سے مُسْلِمَاتٌ.

جمع مکسر: وہ جمع جو واحد کی حرکات میں تبدیلی یا حروف میں کمی بیشی کی وجہ سے دو سے زیادہ افراد پر دلالت کرے، جیسے: قَلَمٌ سے أَقْلَامٌ.

جمع مکسر بنانے کا طریقہ: اس کے بنانے کا کوئی خاص قاعدہ مقرر نہیں ہے۔ کبھی تو کچھ حروف کم یا زیادہ کر دیے جاتے ہیں، جیسے: كِتَابٌ سے كُتُبٌ، رَجُلٌ سے رِجَالٌ اور کبھی محض حرکات میں تبدیلی ہوتی ہے، جیسے: خَشَبٌ ''لکڑی'' سے خُشُبٌ ''لکڑیاں''۔

جمع مکسر کی اقسام: جمع مکسر کی دو قسمیں ہیں: ① جمع قلت ② جمع کثرت

جمع قلت: وہ جمع جو تین سے لے کر دس تک افراد پر بولی جائے۔

جمع قلت کے اوزان: جمع قلت کے چار وزن ہیں: أَفْعُلٌ، أَفْعَالٌ، فِعْلَةٌ، أَفْعِلَةٌ.

وزنِ جمع	مثال	واحد	معنی
أَفْعُلٌ	أَفْلُسٌ	فَلْسٌ	پیسا
أَفْعَالٌ	أَثْوَابٌ	ثَوْبٌ	کپڑا
فِعْلَةٌ	صِبْيَةٌ	صَبِيٌّ	بچہ
أَفْعِلَةٌ	أَطْعِمَةٌ	طَعَامٌ	کھانا

جمع کثرت: وہ جمع جو تین سے لے کر غیر محدود افراد پر بولی جائے۔

جمع کثرت کے اوزان: جمع کثرت کے اوزان بہت زیادہ ہیں، ان میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

وزنِ جمع	مثال	واحد	معنی
فُعْلٌ	حُمْرٌ	أَحْمَرُ، حَمْرَاءُ	سرخ (مذکر رمؤنث چیز)
فُعُلٌ	حُمُرٌ	حِمَارٌ	گدھا
فُعَلٌ	نُوَبٌ	نَوْبَةٌ	باری
فِعَلٌ	بِدَرٌ	بَدْرَةٌ	مال والی تھیلی
فَعَلَةٌ	طَلَبَةٌ	طَالِبٌ	طلب کرنے والا رطالبِ علم
فِعَلَةٌ	قِرَطَةٌ	قُرْطٌ	بالی
فُعَّلٌ	نُوَّمٌ	نَائِمٌ / نَائِمَةٌ	سونے والا رسونے والی
فُعَّالٌ	جُهَّالٌ	جَاهِلٌ	جاہل
فِعَالٌ	زِنَادٌ	زَنْدٌ	ہاتھ کا گٹ
فُعُولٌ	عُلُومٌ	عِلْمٌ	علم

وہ جمع جس کے الفِ تکسیر کے بعد دو حرف ہوں یا ایسے تین حرف ہوں جن کا درمیانی حرف ساکن ہو، جیسے:

مَسَاجِدُ، مَصَابِيحُ

1. تثنیہ اور جمع کی تعریف مع مثال ذکر کریں۔
2. جمع کی قسمیں بیان کرنے کے بعد جمع مذکر سالم کی تعریف کریں۔
3. جمع مکسر بنانے کا کیا طریقہ ہے؟

4 مندرجہ ذیل خالی جگہیں مناسب لفظ سے پُر کریں:

1. وہ اسم جو دو افراد پر دلالت کرے، اسے .... کہتے ہیں۔ (واحد، تثنیہ، جمع)
2. أَفْعِلَةٌ جمع .... کے اوزان میں سے ہے۔ (قلت، کثرت، سالم)
3. .... بنانے کا کوئی خاص قاعدہ مقرر نہیں۔ (تثنیہ، جمع سالم، جمع مکسر)
4. وہ جمع جس کی دلالت تین سے دس تک افراد پر ہو، اسے جمع .... کہتے ہیں۔ (قلت، کثرت)

5 دیے گئے کلمات کو درج ذیل جدول میں مناسب جگہ پر لکھیں:

قَلَمٌ ...... مُعَلِّمِيْنَ ...... طَالِبَاتٌ ...... غُرْفَةٌ ...... مَسَاجِدُ

غِلْمَةٌ ...... مُؤْمِنِيْنَ ...... كَاتِبَانِ ...... اَلْفَائِزُوْنَ ...... مَنَارَتَانِ

عُصْفُوْرٌ ...... صَالِحَاتٌ ...... جُنُوْدٌ ...... عَامِلُوْنَ ...... وَرَدَاتٌ

واحد	تثنیہ	جمع مذکر سالم	جمع مؤنث سالم	جمع مکسر

6 دیے گئے نمونے کے مطابق مندرجہ ذیل کلمات کے تثنیہ و جمع بنائیں:

	واحد	تثنیہ	جمع
نمونہ	طَالِبٌ	طَالِبَانِ/طَالِبَيْنِ	طَالِبُوْنَ/طَالِبِيْنَ
1	مُعَلِّمٌ		
2	مُسْلِمٌ		

3	عَامِلٌ		
4	خَادِمٌ		
5	نَاصِرٌ		

مختلف عوامل کے آنے سے کلمات کے آخر پر رونما ہونے والی لفظی یا تقدیری تبدیلی کو اعراب کہتے ہیں اور جس کلمے پر یہ تبدیلی ہو، اسے معرب کہتے ہیں۔

مثال: جَاءَ حَامِدٌ، رَأَيْتُ حَامِدًا، ذَهَبْتُ إِلٰى حَامِدٍ.

وضاحت: اس مثال میں حَامِد معرب ہے، کیونکہ مختلف عوامل کے داخل ہونے کی وجہ سے حَامِد کا آخر بدلتا رہا ہے، یعنی آخر میں کبھی ضمہ، کبھی فتحہ اور کبھی کسرہ آیا ہے۔

بعض اسماء میں ان حرکات کے قائم مقام "و، ا، ي" بھی آجاتے ہیں، جیسے: جَاءَ أَخُوكَ، رَأَيْتُ أَخَاكَ، ذَهَبْتُ إِلٰى أَخِيكَ.

مختلف عوامل آنے کے باوجود کلمات کے آخر کا ایک ہی حالت پر برقرار رہنا بناء کہلاتا ہے اور ایسے کلمات کو مبنی کہتے ہیں۔

مثال: جَاءَ هٰؤُلَاءِ، رَأَيْتُ هٰؤُلَاءِ، ذَهَبْتُ إِلٰى هٰؤُلَاءِ.

وضاحت: ان مثالوں میں هٰؤُلَاءِ مبنی ہے، کیونکہ اس کا آخر تینوں مثالوں میں ایک ہی حالت پر برقرار رہا ہے، عوامل کی تبدیلی سے آخر میں کوئی تبدیلی نہیں آئی۔

انواعِ اعراب

اعراب کی چار قسمیں ہیں: (1) رفع (2) نصب (3) جر (4) جزم

رفع اور نصب اسماء و افعال دونوں پر آتے ہیں جبکہ جر اسموں کے ساتھ اور جزم فعلوں کے ساتھ خاص ہے۔

علاماتِ اعراب

علاماتِ اعراب دو طرح کی ہیں: ⟨1⟩ حرکتی ⟨2⟩ حرفی

حرکتی علامات: وہ علامات جو ضمہ، فتحہ، کسرہ اور سکون کے ذریعے سے ظاہر کی جائیں۔

حرفی علامات: وہ علامات جو "و، ا، ي" کے ذریعے سے ظاہر کی جائیں۔

سوالات و تدریبات

1. اعراب کی تعریف اور مثال ذکر کریں۔
2. حرفی علامات کون سی ہیں؟ بیان کریں۔
3. اعراب کی قسمیں بیان کریں۔
4. مندرجہ ذیل خالی جگہیں مناسب لفظ سے پُر کریں:

⟨1⟩ ....کا آخر مختلف عوامل کے آنے سے تبدیل ہو جاتا ہے۔ (معرب، مبنی)

⟨2⟩ ....کا آخر ایک ہی حالت پر برقرار رہتا ہے۔ (معرب، مبنی)

⟨3⟩ ....اسموں کے ساتھ خاص ہے۔ (رفع، نصب، جر)

⟨4⟩ ....فعلوں کے ساتھ خاص ہے۔ (رفع، نصب، جزم)

5. درست جملے پر (✓) کا نشان لگائیں:

⟨1⟩ جَاءَ حَامِدٌ، رَأَيْتُ حَامِدًا، ذَهَبْتُ إِلٰى حَامِدٍ میں حامد مبنی ہے۔

⟨2⟩ ضمہ، فتحہ اور کسرہ حرفی علامات ہیں۔

⟨3⟩ مبنی کا آخر مختلف عوامل کے آنے کے باوجود ایک ہی حالت پر برقرار رہتا ہے۔

⟨4⟩ اعراب کی تین قسمیں ہیں: رفع، نصب، جزم۔

اسمائے معربہ کی دو قسمیں ہیں: (1) اسمائے معربہ بالحرکات (2) اسمائے معربہ بالحروف

اسمائے معربہ بالحرکات

یہ وہ اسماء ہیں جن کا اعراب ضمہ، فتحہ یا کسرہ سے ظاہر کیا جاتا ہے۔

اسمائے معربہ بالحرکات چار ہیں: (1) اسم مفرد منصرف (2) جمع مکسر منصرف (3) جمع مؤنث سالم (4) غیر منصرف

ان کے اعراب کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

اسم مفرد منصرف، جمع مکسر منصرف: ان کی رفعی حالت ضمہ سے، نصبی حالت فتحہ سے اور جری حالت کسرہ سے آتی ہے۔

اسم کی قسم	رفعی حالت	نصبی حالت	جری حالت
اسم مفرد منصرف	هٰذَا قَلَمٌ.	أَخَذْتُ قَلَمًا.	كَتَبْتُ بِقَلَمٍ.
جمع مکسر منصرف	هٰذِهٖ أَقْلَامٌ.	اِشْتَرَيْتُ أَقْلَامًا.	كَتَبْتُ بِأَقْلَامٍ.

جمع مؤنث سالم: اس کی رفعی حالت ضمہ سے اور نصبی و جری حالت کسرہ سے آتی ہے۔ نصبی حالت میں اس پر فتحہ نہیں بلکہ کسرہ ہی آتا ہے۔

اسم کی قسم	رفعی حالت	نصبی حالت	جری حالت
جمع مؤنث سالم	هُنَّ مُؤْمِنَاتٌ.	رَأَيْتُ مُؤْمِنَاتٍ.	مَرَرْتُ بِمُؤْمِنَاتٍ.

غیر منصرف: وہ اسم معرب ہے جس میں اسباب منع صرف میں سے دو سبب ہوں یا ایک ایسا سبب ہو جو دو

کے قائم مقام ہو۔ اس کے آخر میں تنوین اور کسرہ نہیں آتے۔ اس کی رفعی حالت ضمہ سے اور نصبی و جری حالت فتحہ سے آتی ہے۔

اسم کی قسم	رفعی حالت	نصبی حالت	جری حالت
اسم غیر منصرف	جَاءَ أَحْمَدُ.	رَأَيْتُ أَحْمَدَ.	مَرَرْتُ بِأَحْمَدَ.

اسمائے معربہ بالحروف

یہ وہ اسماء ہیں جن کا اعراب "و، ا، ي" سے ظاہر کیا جاتا ہے۔

اسمائے معربہ بالحروف تین ہیں: ﴿1﴾ تثنیہ ﴿2﴾ جمع مذکر سالم ﴿3﴾ اسمائے ستہ

ان کے اعراب کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

تثنیہ: اس کی رفعی حالت "ا" سے اور نصبی و جری حالت "ي" سے آتی ہے۔

اسم کی قسم	رفعی حالت	نصبی حالت	جری حالت
تثنیہ	هٰذَانِ قَلَمَانِ.	اِشْتَرَيْتُ قَلَمَيْنِ.	كَتَبْتُ بِقَلَمَيْنِ.

جمع مذکر سالم: اس کی رفعی حالت "و" سے اور نصبی و جری حالت "ي" سے آتی ہے۔

اسم کی قسم	رفعی حالت	نصبی حالت	جری حالت
جمع مذکر سالم	جَاءَ الْمُسْلِمُونَ.	رَأَيْتُ الْمُسْلِمِينَ.	مَرَرْتُ بِالْمُسْلِمِينَ.

اسمائے ستہ: ان سے مراد مندرجہ ذیل چھ اسماء ہیں:

﴿1﴾ أَبٌ "باپ" ﴿2﴾ أَخٌ "بھائی" ﴿3﴾ حَمٌ "خاوند یا بیوی کی طرف کے مرد رشتہ دار"

﴿4﴾ فَمٌ "منہ" ﴿5﴾ ذُو "صاحب" ﴿6﴾ هَنٌ "شرم گاہ"

ان کی رفعی حالت "و" سے، نصبی حالت "ا" سے اور جری حالت "ي" سے آتی ہے، اسمائے ستہ کے

اعراب بالحروف کی شرائط:

〈1〉 شروط مشترکہ:

① مکبّر ہوں (مصغّر نہ ہوں) ② مفرد ہوں (تثنیہ، جمع نہ ہوں)

③ مضاف ہوں ④ یائے متکلم کے غیر کی طرف مضاف ہوں

〈2〉 شروط مختصہ:

① فَمٌ کے اعراب بالحروف کے لیے پانچویں شرط یہ ہے کہ یہ میم کے بغیر ہو۔

② ذُو کے اعراب بالحروف کے لیے پانچویں شرط یہ ہے کہ ذُو بمعنی صاحب ہو، بمعنی اَلَّذِي نہ ہو اور چھٹی شرط یہ ہے کہ یہ اسم جنس کی طرف مضاف ہو۔

اسمائے ستہ	رفعی حالت	نصبی حالت	جری حالت
أَبٌ	جَاءَ أَبُوكَ.	رَأَيْتُ أَبَاكَ.	مَرَرْتُ بِأَبِيكَ.
أَخٌ	هٰذَا أَخُوكَ.	لَقِيتُ أَخَاكَ.	سِرْتُ مَعَ أَخِيكَ.
حَمٌ	هٰذَا حَمُوكِ.	لَقِيتُ حَمَاكِ.	اِحْتَجِبِي مِنْ حَمِيكِ.
فَمٌ	هٰذَا فُوكَ.	نَظِّفْ فَاكَ.	نَظَرْتُ إِلٰى فِيكَ.
ذُو	حَامِدٌ ذُو الْعَزْمِ.	لَقِيتُ ذَاالْعَزْمِ.	قُلْتُ لِذِي الْعَزْمِ.

نوٹ هَنٌ کو اعراب بالحروف دینا جائز مگر اعراب بالحرکت دینا زیادہ فصیح ہے۔

سبق: 10

صحیح، معتل

آخری حرف کے اعتبار سے اسم معرب کی دو قسمیں ہیں: ① صحیح ② معتل

صحیح

وہ اسم جس کے آخر میں حروف علت (و، ا، ي) میں سے کوئی حرف نہ ہو، جیسے: اَلْكِتَابُ، اَلْقَلَمُ.

حکم اس پر اعراب کی علامات لفظاً آتی ہیں، جیسے: اَلْكِتَابُ مُفِيدٌ، إِنَّ الْكِتَابَ مُفِيدٌ، نَظَرْتُ فِي الْكِتَابِ.

ملاحظہ وہ اسم بھی صحیح کے حکم میں ہوتا ہے جس کے آخر میں حرف علت ماقبل ساکن ہو، اسے اسم جاری مجریٰ صحیح کہتے ہیں، جیسے: دَلْوٌ، ظَبْيٌ.

معتل

وہ اسم جس کے آخر میں حرف علت ہو، اس کی دو قسمیں ہیں: ① اسم مقصور ② اسم منقوص

اسم مقصور: وہ اسم معرب جس کے آخر میں الف (مقصورہ) لازمہ ہو، جیسے: مُوسٰی، عِيسٰی.

حکم اس کا اعراب تینوں حالتوں میں تقدیری ہوتا ہے، جیسے: جَاءَ مُوسٰی، رَأَيْتُ مُوسٰی، مَرَرْتُ بِمُوسٰی.

فوائد ① تقدیری اعراب کا معنی یہ ہے کہ اعراب کی علامت لفظوں میں موجود نہ ہو۔

② وہ اسم جو یائے متکلم کی طرف مضاف ہو، اس کا اعراب بھی تینوں حالتوں میں تقدیری ہوتا ہے۔

اسم کی قسم	رفعی حالت	نصبی حالت	جری حالت
اسم مقصور	جَاءَ مُوسٰی.	رَأَيْتُ مُوسٰی.	مَرَرْتُ بِمُوسٰی.

اسم مضاف بیائے متکلم	جَاءَ أَبِي.	رَأَيْتُ أَبِي.	مَرَرْتُ بِأَبِي.

اسم منقوص: وہ اسم معرب ہے جس کے آخر میں یائے لازمہ ساکنہ غیر مشدّدہ ماقبل مکسور ہو، جیسے: اَلْقَاضِي، اَلْهَادِي وغیرہ۔

حکم اس کا اعراب رفعی اور جری حالت میں تقدیری اور نصبی حالت میں ظاہری یا لفظی ہوتا ہے۔

فائدہ جب اسم منقوص پر نہ الف لام داخل ہو اور نہ وہ مضاف ہو تو رفعی اور جری حالت میں اس کے آخر سے ''ي'' حذف ہو جاتی ہے اور اس کے عوض ماقبل حرف پر تنوین بڑھا دی جاتی ہے لیکن نصبی حالت میں ''ي'' باقی رہتی ہے۔

اسم کی حالت	رفعی حالت	نصبی حالت	جری حالت
معرف باللام	جَاءَ الْقَاضِي.	رَأَيْتُ الْقَاضِيَ.	مَرَرْتُ بِالْقَاضِي.
غیر معرف باللام	جَاءَ قَاضٍ.	رَأَيْتُ قَاضِيًا.	مَرَرْتُ بِقَاضٍ.

سوالات و تدریبات

1. اسمائے معربہ بالحرکات سے کیا مراد ہے؟
2. اسم مقصور اور اسم منقوص کی تعریف مع مثال ذکر کریں۔
3. معرب بالحرکات اسماء کے اعراب کی تفصیل بیان کریں۔
4. درج ذیل خالی جگہیں مناسب کلمے سے پُر کریں:

① معرب..........کا اعراب ضمہ، فتحہ یا کسرہ سے ظاہر کیا جاتا ہے۔ (بالحرکات، بالحروف)

② تثنیہ، جمع مذکر سالم اور اسمائے ستہ کا اعراب ....ہوتا ہے۔ (بالحروف، بالحرکات)

③ جمع مؤنث سالم کی رفعی حالت ضمہ اور نصبی و جری حالت ....سے آتی ہے۔ (ضمہ، فتحہ، کسرہ)

④ غیر منصرف کی جری حالت ....سے آتی ہے۔ (ضمہ، فتحہ، کسرہ)

⑤ اسمائے ستہ کی نصبی حالت ....سے آتی ہے۔ (واؤ، الف، یاء)

⑥ اسم مقصور کا اعراب تینوں حالتوں میں .... ہوتا ہے۔ (لفظی، تقدیری، محلی)

⑦ اسم منقوص کا اعراب نصبی حالت میں ....ہوتا ہے۔ (لفظی، تقدیری، محلی)

5 غلط جملے پر (✗) کا نشان لگائیں:

① معرب بالحروف کا اعراب ضمہ، فتحہ یا کسرہ سے ظاہر کیا جاتا ہے۔

② جمع مکسر منصرف معرب بالحروف ہے۔

③ جمع مذکر سالم کی رفعی حالت واوٗ کے ساتھ آتی ہے۔

④ تثنیہ کی نصبی و جری حالت الف کے ساتھ آتی ہے۔

⑤ غیر منصرف پر تنوین اور کسرہ نہیں آتے۔

6 مندرجہ ذیل کلمات کو قطار (ب) میں مناسب جگہ پر لکھیں:

صَائِمَاتٌ ...... اَلْبَادِي ...... زَيْدٌ ...... مُوسٰى ...... عُمَرُ ...... أَقْلَامٌ

قطار (ا)	اسم مفرد منصرف	جمع مکسر منصرف	غیر منصرف	اسم منقوص	اسم مقصور	جمع مؤنث سالم
قطار (ب)						

7 مندرجہ ذیل جملوں میں معرب بالحرکات اور معرب بالحروف اسماء کی نشان دہی کریں:

إِنَّ الطَّالِبَ حَاضِرٌ. هٰذَانِ الطَّالِبَانِ مُؤَدَّبَانِ. إِنَّهُ لَذُو عِلْمٍ.

إِنَّ ذَا الْعِلْمِ لَا يَجْهَلُ. أَخُو الْجَهْلِ لَا يَتَبَصَّرُ. هٰذَا أَبُوكَ.

8 ملون کلمات کی قسم اور علامتِ اعراب بیان کریں:

جَاءَ الْقَاضِي. جَاءَ قَاضٍ. مَرَرْتُ بِأَبِيكَ. أَكَلَ يَحْيَى الْكُمَّثْرٰى.

شَرِبْتُ مَاءً. هَلْ رَأَيْتَ عَرَفَاتٍ؟ إِنَّ عِيسٰى عَبْدُ اللّٰهِ. أَبُوكَ صَالِحٌ.

تنوین آنے کے اعتبار سے اسم معرب کی دو قسمیں ہیں: (1) منصرف (2) غیر منصرف

منصرف: جس میں اسبابِ منع صرف میں سے دو سبب یا دو کے قائم مقام ایک سبب نہ پایا جائے۔

غیر منصرف: جس میں اسبابِ منع صرف میں سے دو سبب یا دو کے قائم مقام ایک سبب پایا جائے۔

منع صرف کے اسباب

کسی اسم کے غیر منصرف ہونے کے مندرجہ ذیل نو اسباب ہیں:

(1) عدل (2) وصف (3) تانیث (4) معرفہ (علمیت) (5) عجمہ

(6) جمع (7) ترکیب (8) الف ونون زائدتان (9) وزنِ فعل

انھیں اسبابِ منع صرف کہتے ہیں۔ کوئی اسم تب ہی غیر منصرف بنتا ہے جب اس میں نو اسبابِ منع صرف میں سے دو سبب ہوں یا ایک ایسا سبب ہو جو دو کے قائم مقام ہو۔ ان اسباب کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

عدل: کسی اسم کا صرفی قاعدے کے بغیر اپنے اصل صیغے سے دوسرے صیغے میں بدل جانا "عدل" کہلاتا ہے، جیسے: عَامِرٌ سے عُمَرُ اور ثَلٰثَةٌ ثَلٰثَةٌ سے ثُلَاثُ (تین، تین) کسی صرفی قاعدے کے بغیر بنے ہیں، اس لیے عُمَرُ میں پہلا سبب عدل اور دوسرا معرفہ (علمیت) ہے اور ثُلَاثُ میں پہلا سبب عدل اور دوسرا وصف ہے۔

وصف: وہ لفظ جو کسی چیز کی صفت، یعنی اچھائی یا برائی ظاہر کرے، جیسے: أَحْمَرُ "سرخ رنگ والا" اس میں پہلا سبب وصف اور دوسرا سبب وزنِ فعل ہے، سَكْرَانُ "مدہوش" اس میں بھی پہلا سبب وصف اور دوسرا الف و نون زائدتان ہے۔

تانیث (مؤنث ہونا): جیسے: عَائِشَةُ، مَكَّةُ. ان میں منع صرف کا پہلا سبب تانیث اور دوسرا معرفہ، یعنی علمیت ہے۔

معرفہ: جیسے: زَيْنَبُ. اس میں دوسرا سبب تانیث ہے۔

عجمہ: وہ اسم جو عربی زبان کے علاوہ کسی اور زبان کا لفظ ہو۔ اس کے لیے شرط یہ ہے کہ وہ اس زبان میں علم ہو، جیسے: إِبْرَاهِيمُ، إِسْمَاعِيلُ. ان میں پہلا سبب معرفہ (علمیت) اور دوسرا عجمہ ہے۔

جمع: اس کے لیے شرط ہے کہ یہ منتہی الجموع کا صیغہ ہو، جیسے: مَسَاجِدُ، مَصَابِيحُ.

فائدہ منتہی الجموع دو سببوں کے قائم مقام ہوتی ہے۔

ترکیب: وہ دو کلمے جو اضافت و اسناد کے بغیر مرکب ہو کر کسی کا عَلَم (خاص نام) بن جائیں اور اس کے آخر میں ''وَيْه'' کا لفظ نہ آئے، جیسے: بَعْلَبَكُّ، یہ بَعْل اور بَكّ سے مرکب ہے اور رَامَهُرْمُزُ، یہ رَام اور هُرمُز سے مرکب ہے۔

الف ونون زائدتان: جیسے: عُثْمَانُ، سَكْرَانُ.

وزنِ فعل: یعنی کلمہ فعل کے وزن پر ہو، جیسے: شَمَّر ''گھوڑے کا نام'' دُئِل ''قبیلے کا عَلَم'' (دونوں فعل ماضی کے وزن پر ہیں۔)

غیر منصرف کی صورتیں: غیر منصرف کی دو صورتیں ہیں:

1. جس میں غیر منصرف کے دو سبب پائے جائیں۔
2. جس میں غیر منصرف ہونے کا صرف ایک ایسا سبب پایا جائے جو دو کے قائم مقام ہو۔

1. جس میں غیر منصرف کے دو سبب پائے جائیں ان میں سے ایک سبب علم ہوگا یا وصف۔

* علم کے ساتھ دوسرا سبب مندرجہ ذیل چھ اسباب میں سے کوئی ایک ہوگا:

1. عدل، جیسے: عُمَرُ.
2. تانیث بالتاء، جیسے: فَاطِمَةُ.
3. عجمہ، جیسے: يَعْقُوبُ.
4. ترکیب، جیسے: بَعْلَبَكُّ.
5. الف ونون زائدتان (اسم میں)، جیسے: عُثْمَانُ.
6. وزن فعل، جیسے: أَحْمَدُ.

* وصف کے ساتھ دوسرا سبب مندرجہ ذیل تین اسباب میں سے کوئی ایک ہوگا:

① عدل، جیسے: ثُلَاثُ، مَثْلَثُ.

② الف ونون زائدتان (وصف میں)، جیسے: سَكْرَانُ.

③ وزن فعل، جیسے: أَسْوَدُ، أَحْمَرُ.

﴿2﴾ وہ اسباب منع صرف جو اکیلے ہی دو سببوں کے قائم مقام ہوتے ہیں مندرجہ ذیل ہیں:

① الفِ تانیث ممدودہ، جیسے: حَمْرَاءُ.

② الفِ تانیث مقصورہ، جیسے: صُغْرٰی.

③ جمع منتہی الجموع، جیسے: مَسَاجِدُ، مَصَابِيحُ.

فائدہ اسم غیر منصرف پر أَلْ داخل ہو، یا وہ مضاف ہو تو جری حالت میں اس پر کسرہ آجاتا ہے، جیسے: ﴿وَأَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ فِي الْمَسٰجِدِ﴾، ذَهَبْتُ إِلٰى مَسَاجِدِكُمْ.

سوالات و تدریبات

﴿1﴾ مندرجہ ذیل خالی جگہیں مناسب کلمے سے پُر کریں:

① .... سے مراد وہ اسم ہے جس پر تنوین آئے۔ (منصرف، غیر منصرف)

② جمع کے منع صرف کا سبب بننے کے لیے شرط ہے کہ وہ .... ہو۔ (مکسر، سالم، منتہی الجموع)

③ جو اسم غیر عربی زبان کا لفظ ہو، اسے .... کہتے ہیں۔ (وصف، عجمہ، تانیث)

④ .... دو اسبابِ منع صرف کے قائم مقام ہوتی ہے۔ (وزنِ فعل، جمع منتہی الجموع، معرفہ)

⑤ کسی اسم کا صرفی قاعدے کے بغیر اپنے اصل صیغے سے دوسرے صیغے میں بدل جانا .... کہلاتا ہے۔ (عدل، وصف، معرفہ)

﴿2﴾ درج ذیل جملوں میں سے منصرف اور غیر منصرف کو الگ الگ کریں:

شَعْبَانُ ...... تَحِيَّةٌ ...... مَنَاظِرُ ...... أَقْلَامٌ ...... شَكْوٰى.
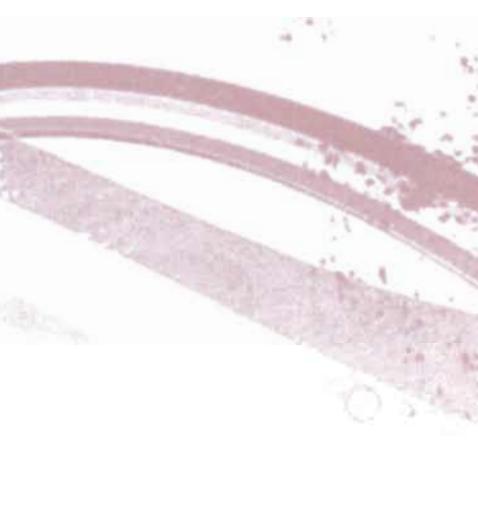
إِسْمَاعِيلُ ...... صَلَوَاتٌ ...... أَشْجَارٌ ...... مَدَارِسُ ...... حُذَيْفَةُ.

3 مندرجہ ذیل اسماء میں منع صرف کے کون کون سے اسباب پائے جاتے ہیں، نمونے کے مطابق وضاحت کریں:

	کلمہ	اسباب منع صرف
نمونہ	مَسَاجِدُ	جمع منتہی الجموع
1	قُزَحُ	
2	فَاطِمَةُ	
3	إِبْرَاهِيمُ	
4	عَطْشَانُ	
5	أَصْفَرُ	
6	مَفَاسِدُ	
7	دَارَ قُطْنُ	
8	عِمْرَانُ	

اسمائے مرفوعہ

اسمائے مرفوعہ وہ اسماء ہیں جن میں رفع کی علامت موجود ہو۔

اسمائے مرفوعہ آٹھ ہیں:

1. فاعل
2. نائب فاعل
3. مبتدا
4. خبر
5. حروف مشبہ بالفعل کی خبر
6. افعال ناقصہ کا اسم
7. مَا و لَا مشابہ بہ لَيْسَ کا اسم
8. لائے نفی جنس کی خبر

فاعل و نائبِ فاعل

① فاعل

وہ اسم مرفوع جس سے پہلے فعل معروف یا شبہ فعل معروف ہو اور وہ اسم اس ذات پر دلالت کرے جس نے فعل کیا ہے یا جس کے ساتھ فعل قائم ہے۔

مثال: أَكَلَ عَلِيٌّ طَعَامًا ''علی نے کھانا کھایا۔'' سَافَرَ خَالِدٌ ''خالد نے سفر کیا۔'' حَامِدٌ مُجْتَهِدٌ ابْنُهٗ ''حامد، اس کا بیٹا محنتی ہے۔''

وضاحت: ان تینوں مثالوں میں عَلِيٌّ، خَالِدٌ اور ابْنُهٗ فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہیں۔

فاعل کی اقسام

فاعل کی دو قسمیں ہیں: ① اسم ظاہر ② اسم ضمیر

اسم ظاہر کی مثال: قَامَ الرَّجُلُ ''مرد کھڑا ہوا۔'' اس میں اَلرَّجُلُ اسم ظاہر فعل قَامَ کا فاعل ہے۔

اسم ضمیر کی مثال: اَلرَّجُلُ قَامَ، یہاں قَامَ میں هُوَ ضمیر مستتر (پوشیدہ) فاعل ہے۔

فاعل کے اعتبار سے فعل کے احکام

〈1〉 اگر فاعل اسم ظاہر ہو تو فعل ہمیشہ واحد کا صیغہ رہتا ہے، فاعل چاہے واحد ہو یا تثنیہ و جمع۔ ہاں، مذکر فاعل کے لیے مذکر کا صیغہ اور مؤنث کے لیے مؤنث کا صیغہ لایا جاتا ہے، جیسے: جَلَسَ الطَّالِبُ، جَلَسَ الطَّالِبَانِ، جَلَسَ الطَّلَبَةُ، جَلَسَتِ الطَّالِبَةُ، جَلَسَتِ الطَّالِبَتَانِ، جَلَسَتِ الطَّالِبَاتُ.

〈2〉 اگر فاعل اسم ضمیر ہو تو فعل کا صیغہ ضمیر کے مطابق ہی آئے گا، یعنی واحد کے لیے واحد، تثنیہ کے لیے تثنیہ اور جمع کے لیے جمع، مذکر کے لیے مذکر اور مؤنث کے لیے مؤنث، جیسے: اَلرَّجُلُ قَامَ، اَلرَّجُلَانِ قَامَا،

اَلرِّجَالُ قَامُوا. اَلْمَرْأَةُ قَامَتْ، اَلْمَرْأَتَانِ قَامَتَا، اَلنِّسَاءُ قُمْنَ.

② نائب فاعل

وہ اسم مرفوع جس سے پہلے فعل مجہول یا شبہ فعل مجہول (اسم مفعول) ہو اور فاعل حذف کرنے کے بعد اس کی جگہ اسے ذکر کیا گیا ہو۔

مثال: أُكِلَ طَعَامٌ ''کھانا کھایا گیا۔'' خَالِدٌ مَحْمُودٌ خُلُقُهُ ''خالد کا اخلاق قابل تعریف ہے۔''

وضاحت: ان مثالوں میں ''طَعَامٌ'' اور خُلُقُهُ نائب فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہیں، أُكِلَ فعل مجہول ہے اور مَحْمُودٌ شبہ فعل مجہول جو نائب فاعل سے پہلے آئے ہیں۔

نائب فاعل کے احکام: نائب فاعل، فاعل کے قائم مقام ہوتا ہے، اس لیے اس کے تمام احکام فاعل والے ہوتے ہیں، مثلاً:

① اگر نائب فاعل اسم ظاہر ہو تو فعل مجہول ہمیشہ واحد آئے گا، فاعل چاہے واحد ہو یا تثنیہ وجمع، جیسے: أُقِيمَ الرَّجُلُ، أُقِيمَتِ الْمَرْأَةُ، أُقِيمَ الرَّجُلَانِ، أُقِيمَتِ الْمَرْءَتَانِ، أُقِيمَ الرِّجَالُ، أُقِيمَتِ النِّسَاءُ.

② جب نائب فاعل اسم ضمیر ہو تو فعل مجہول واحد، تثنیہ اور جمع ہونے میں ضمیر کے مرجع کے مطابق ہوگا، جیسے: اَلرَّجُلُ أُقِيمَ، اَلْمَرْأَةُ أُقِيمَتْ، اَلرَّجُلَانِ أُقِيمَا، اَلْمَرْأَتَانِ أُقِيمَتَا، اَلرِّجَالُ أُقِيمُوا، اَلنِّسَاءُ أُقِمْنَ.

سوالات و تدریبات

① فاعل کی تعریف کر کے اس کی اقسام ذکر کریں۔

② فعل کب واحد اور کب تثنیہ وجمع آتا ہے؟ مثالوں سمیت وضاحت کریں۔

③ درج ذیل جملوں میں فاعل اور نائب فاعل کی شناخت کریں:

ذَهَبَ أَحْمَدُ ...... قُرِئَ الْقُرْآنُ ...... نَامَ الطِّفْلُ ...... غُسِلَ الثَّوْبُ

قَامَ إِسْمَاعِيلُ ...... شُرِبَ اللَّبَنُ ...... سَافَرَ خَالِدٌ ...... نُصِرَ سَعْدٌ.

④ نمونے کے مطابق فعل معروف کو فعل مجہول میں بدلیں اور فاعل کی جگہ نائب فاعل ذکر کریں:

	فعل معروف	فعل مجہول
نمونہ	فَتَحَ الْوَلَدُ الْبَابَ.	فُتِحَ الْبَابُ.
1	أَكَلَ حَامِدٌ طَعَامًا.	
2	أَحْرَقَتِ النَّارُ الْمَنَازِلَ.	
3	قَرَأَ خَالِدٌ الْكِتَابَ.	
4	حَفِظَ الْغُلَامُ الْقُرْآنَ.	

3 مبتدا

وہ اسم مرفوع جو لفظی عامل سے خالی ہو اور مسند الیہ ہو یا پھر ایسی صفت ہو جو حرفِ نفی یا ہمزۂ استفہام کے بعد واقع ہو کر اسم ظاہر کو رفع دے۔

4 خبر

وہ اسم مرفوع جس کے ذریعے مبتدا کے متعلق خبر دی جاتی ہے، یہ اسم مسند ہوتا ہے۔

مثال: اَلطَّالِبُ مُجْتَهِدٌ "طالب علم محنتی ہے۔" أَ / مَا قَائِمٌ الزَّيْدَانِ؟

وضاحت: پہلی مثال میں اَلطَّالِبُ مرفوع ہے اور مسند الیہ ہے کیونکہ مُجْتَهِدٌ کی نسبت اس کی طرف کی گئی ہے اور اس سے پہلے کوئی لفظی عامل بھی موجود نہیں، اس لیے یہ مبتدا ہے، مُجْتَهِدٌ مرفوع ہے اور مسند ہے کیونکہ اس کی نسبت کی گئی ہے، اس لیے یہ خبر ہے۔

أَ / مَا قَائِمٌ الزَّيْدَانِ؟ میں قَائِمٌ صیغۂ صفت (اسم فاعل) ہے جو کہ ہمزۂ استفہام یا حرفِ نفی کے بعد واقع ہے اور اپنے بعد والے، اَلزَّيْدَانِ کو رفع دے رہا ہے، اس لیے یہ مبتدا ہے۔

5 حروف مشبہ بالفعل کی خبر

حروف مشبہ بالفعل چھ ہیں: إِنَّ، أَنَّ، كَأَنَّ، لَيْتَ، لٰكِنَّ، لَعَلَّ. انھیں إِنَّ وَأَخَوَاتُهَا بھی کہتے ہیں۔

عمل یہ مبتدا و خبر پر داخل ہوتے ہیں، مبتدا کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں۔ مبتدا کو ان حروف کا اسم اور خبر کو ان حروف کی خبر کہتے ہیں۔

مثال: إِنَّ الطَّالِبَ مُجْتَهِدٌ.

وضاحت: اَلطَّالِبَ: إِنَّ کا اسم ہے، اس لیے منصوب ہے اور مُجْتَهِدٌ: إِنَّ کی خبر ہے، اس لیے مرفوع ہے۔

إِنَّ وَأَخَوَاتُهَا	مثال	ترجمہ
إِنَّ	﴿إِنَّ اللّٰهَ لَطِيفٌ خَبِيرٌ﴾	یقیناً اللہ (تعالیٰ) خوب باریک بین، نہایت باخبر ہے۔
أَنَّ	عَلِمْتُ أَنَّ الطَّالِبَ مُجْتَهِدٌ.	میں نے جانا کہ طالب علم محنتی ہے۔
كَأَنَّ	كَأَنَّ الْمُعَلِّمَ أَبٌ.	گویا کہ استاد باپ ہے۔
لَيْتَ	لَيْتَ الْقَمَرَ طَالِعٌ. لَيْتَ الشَّبَابَ عَائِدٌ.	کاش چاند طلوع ہو جائے! کاش جوانی لوٹ آئے!
لٰكِنَّ	اَلْمُدِيرُ غَائِبٌ لٰكِنَّ النَّائِبَ حَاضِرٌ.	مدیر غائب ہے لیکن نائب حاضر ہے۔
لَعَلَّ	لَعَلَّ الْحَرَّ قَلِيلٌ.	امید ہے گرمی کم ہوگی۔

آغازِ کلام میں ہو تو ہمیشہ إِنَّ پڑھتے ہیں، جیسے: إِنَّ الطَّالِبَ مُجْتَهِدٌ اور درمیان کلام میں آئے تو عموماً أَنَّ پڑھتے ہیں، جیسے: بَلَغَنِي أَنَّ سَعِيدًا حَاضِرٌ ''مجھے یہ (خبر) پہنچی ہے کہ سعید حاضر ہے۔''

سوالات و تدریبات

1. مبتدا و خبر کی تعریف مع مثال بیان کریں۔
2. حروف مشبہ بالفعل کتنے ہیں؟ مثالوں سمیت بیان کریں۔
3. قوسین میں دیے گئے الفاظ میں سے مناسب لفظ سے خالی جگہ پُر کریں:

① جو اسم مرفوع ہو، مسند الیہ ہو اور لفظی عامل سے خالی ہو، اسے .... کہتے ہیں۔ (مبتدا، خبر)

② مبتدا .... عامل سے خالی ہوتا ہے۔ (لفظی، معنوی)

③ حروف مشبہ بالفعل اسم کو نصب اور خبر کو .... دیتے ہیں۔ (رفع، نصب، جر)

4. دیے گئے الفاظ میں سے مناسب مبتدا کا انتخاب کر کے خالی جگہ میں درج کریں اور جملہ مکمل کریں:

(اَلدَّارُ ... اَلْمَاءُ ... اَلْكِتَابُ ... اَلشَّارِعُ)

1. .... وَاسِعَةٌ. 2. .... مُزْدَحِمٌ.

3. .... نَافِعٌ. 4. .... بَارِدٌ.

5. مندرجہ ذیل جملوں میں ملوّن کلمات کے اعراب کی وجہ بتائیں:

لَيْتَ النَّدَمَ نَافِعٌ.

لَعَلَّ الْمَوْسِمَ جَيِّدٌ.

كَأَنَّ صَفِيرَ الْبُلْبُلِ لَحْنٌ عَذْبٌ.

وَجَدْتُ أَنَّ الصِّدْقَ مَنْجَاةٌ.

إِنَّ الطَّالِبَ الْمُهَذَّبَ مُحْتَرَمٌ.

أَبْوَابُ الْعِلْمِ مَفْتُوحَةٌ لٰكِنَّ الدَّعْمَ قَلِيلٌ.

6. مندرجہ ذیل جملوں میں حروف مشبہ بالفعل کے اسم وخبر کو پہچانیں اور ان کا اعراب بتائیں:

إِنَّ الصِّدْقَ مَنْجَاةٌ.

ثَبَتَ أَنَّ الْوَقْتَ ثَمِينٌ.

كَأَنَّ الْعِلْمَ مِرْآةٌ.

نُرِيدُ السَّلَامَ لٰكِنَّ الْعَدُوَّ عَنِيدٌ.

لَعَلَّ الْمَطَرَ شَدِيدٌ.

لَيْتَ الطُّفُولَةَ عَائِدَةٌ.

سبق: 14

6 افعالِ ناقصہ کا اسم

افعال ناقصہ کی دو قسمیں ہیں: 1 كَانَ وَ أَخَوَاتُهَا 2 كَادَ وَ أَخَوَاتُهَا

ذیل میں صرف كَانَ وَ أَخَوَاتُهَا کا ذکر کیا جاتا ہے۔[1]

كَانَ وَ أَخَوَاتُهَا

یہ مندرجہ ذیل تیرہ افعال ہیں:

كَانَ، صَارَ، أَصْبَحَ، أَمْسٰى، أَضْحٰى، ظَلَّ، بَاتَ،

لَيْسَ، مَازَالَ، مَاانْفَكَّ، مَافَتِئَ، مَابَرِحَ، مَادَامَ

عمل: كَانَ وَأَخَوَاتُهَا مبتدا اور خبر پر داخل ہوتے ہیں اور مبتدا کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں۔ مبتدا کو ان افعال کا اسم اور خبر کو ان افعال کی خبر کہتے ہیں۔

مثال: كَانَ خَالِدٌ شُجَاعًا ''خالد بہادر تھا۔''

وضاحت: كَانَ: فعل ناقص ہے، خَالِدٌ: اس کا اسم ہے، اس لیے مرفوع ہے اور شُجَاعًا: اس کی خبر ہے، اس لیے منصوب ہے۔

مثالیں: ⟨1⟩ كَانَ الْحَرُّ شَدِيدًا ''گرمی شدید تھی۔''

⟨2⟩ صَارَ الثَّمَرُ نَاضِجًا ''پھل پک گیا۔''

⟨3⟩ أَصْبَحَ الْجَوُّ صَافِيًا ''صبح کے وقت فضا صاف ہوگئی۔''

[1] كَادَ وَ أَخَوَاتُهَا کا ذکر قواعد النحو حصہ اول میں ہوگا۔

④ أَمْسَتِ السَّمَاءُ صَافِيَةً ''شام کے وقت آسمان صاف ہوگیا۔''

⑤ أَضْحَى الطَّالِبُ نَشِيطًا ''چاشت کے وقت طالب علم چست ہوگیا۔''

⑥ ظَلَّ النُّورُ سَاطِعًا ''سارا دن روشنی پھیلی رہی۔''

⑦ بَاتَ الْمَرِيضُ شَاكِيًا ''مریض پوری رات تکلیف میں رہا۔''

⑧ لَيْسَ هِشَامٌ مُسَافِرًا ''ہشام مسافر نہیں۔''

⑨ مَازَالَ الْحَارِسُ يَقِظًا ''چوکیدار مسلسل جاگتا رہا۔''

⑩ مَاانْفَكَّ الطَّالِبُ كَاتِبًا ''طالب علم مسلسل لکھتا رہا۔''

⑪ مَا فَتِئَ حَمْزَةُ قَارِئًا ''حمزہ مسلسل پڑھتا رہا۔''

⑫ مَابَرِحَ الْبَرْدُ شَدِيدًا ''سردی مسلسل شدید رہی۔''

⑬ اِقْرَأْ مَادَامَ الْأُسْتَاذُ جَالِسًا ''تو پڑھ جب تک استاد بیٹھا رہے۔''

⑦ مَا وَلَا مشابہ بہ لَيْسَ کا اسم

یہ دونوں بھی جملہ اسمیہ پر داخل ہو کر مبتدا کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں، مبتدا کو ان کا اسم اور خبر کو ان کی خبر کہتے ہیں۔

مثال: مَا الْكَسَلُ مَحْبُوبًا ''سستی پسندیدہ چیز نہیں۔'' لَا طَالِبٌ غَائِبًا ''کوئی طالب علم غیر حاضر نہیں۔''

وضاحت: الْكَسَلُ، مَا کا اسم ہونے کی وجہ سے مرفوع اور مَحْبُوبًا اس کی خبر ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

اسی طرح طَالِبٌ، لَا کا اسم ہونے کی وجہ سے مرفوع اور غَائِبًا اس کی خبر ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

⑧ لائے نفی جنس کی خبر

لائے نفی جنس وہ ''لَا'' ہے جو اپنے اسم کی جنس سے خبر کی نفی پر نصًّا دلالت کرتا ہے، یہ نفی اسم کے ہر فرد کو شامل ہوتی ہے۔ یہ اپنے اسم کو، جب کہ وہ مضاف یا مشابہ مضاف ہو، نصب اور خبر کو رفع دیتا ہے۔

مثال: لَا طَالِبَ عِلْمٍ مُهْمِلٌ ''کوئی طالب علم بھی لاپروا نہیں۔''

وضاحت: اس مثال میں طَالِبَ (مضاف) لائے نفی جنس کا اسم ہے، اس لیے منصوب ہے اور مُهْمِلٌ اس کی

خبر ہے، اس لیے مرفوع ہے۔

لائے نفی جنس کے اسم کی تین حالتیں ہوتی ہیں:

1. مضاف، جیسے: لَا خَادِمَ زَيْدٍ ظَرِيفٌ. ''زید کا کوئی خادم سمجھدار نہیں۔''
2. مشابہ مضاف، جیسے: لَا طَالِبًا عِلْمًا كَسُولٌ. ''کوئی طالب علم سست نہیں۔''

ان دونوں صورتوں میں اس کا اسم منصوب ہوتا ہے۔

3. مفرد نکرہ، یعنی اسم نہ مضاف ہو اور نہ شبہ مضاف، جیسے لَا رَجُلَ قَائِمٌ. ''کوئی مرد کھڑا نہیں۔''

اس صورت میں اس کا اسم مبنی برعلامت نصب ہوتا ہے۔

سوالات و تدریبات

1. مَا وَلَا مشابہ بہ لَيْسَ کیا عمل کرتے ہیں؟ وضاحت کریں۔
2. لائے نفی جنس کی تعریف مع مثال ذکر کریں۔
3. لائے نفی جنس کے اسم کی حالتیں بیان کریں۔
4. دیے گئے جملوں میں كَانَ وَ أَخَوَاتُهَا اور ان کے اسم وخبر کو پہچان کر مندرجہ ذیل نمونے کے مطابق لکھیں:

	جملہ	كَانَ وَ أَخَوَاتُهَا	اسم	خبر
نمونہ	كَانَ الْبَيْتُ نَظِيفًا.	كَانَ	اَلْبَيْتُ	نَظِيفًا

كَانَ الْعَدُوُّ خَائِفًا. صَارَ أَخُوكَ غَنِيًّا.

أَمْسَى الْمَاءُ مُتَجَمِّدًا. أَضْحٰى عِصَامٌ مَرِيضًا.

بَاتَ الْجَوُّ حَارًّا. ظَلَّ الْغُبَارُ سَائِرًا.

لَيْسَ وَلِيدٌ كَاذِبًا. مَازَالَ الْأُسْتَاذُ مُحْتَرَمًا.

5. درج ذیل جملے اسمیہ ہیں، ان پر كَانَ داخل کریں اور بتائیں کہ مبتدا وخبر میں کیا تبدیلی آئی ہے؟

مَحْمُودٌ شُجَاعٌ. اَلْمَاءُ جَامِدٌ. اَلْغَمَامُ كَثِيفٌ.

اَلْبَابُ مَفْتُوحٌ. اَلْوَلَدُ مَرِيضٌ. اَلطَّعَامُ لَذِيذٌ.

6 مندرجہ ذیل میں سے مَا وَ لَا مشابہ بہ لَیْسَ اور لائے نفی جنس کے اسم وخبر کو پہچانیں اور ان کا اعراب بتائیں:

لَا أَحَدٌ نَاجِيًا مِنَ الْمَوْتِ. مَا إِدْرَاكُ الْعُلَا سَهْلًا. مَاالْفَقْرُ عَيْبًا.

لَا سَاعِيًا فِي الصُّلْحِ مَكْرُوهٌ. لَا شَاهِدَ زُورٍ مَحْبُوبٌ. لَا وَاثِقًا بِاللّٰهِ ضَائِعٌ.

7 نمونے کے مطابق ملون کلمات کا اعراب، وجہ اعراب اور علامت اعراب بیان کریں:

	جملہ	اعراب	وجہ اعراب	علامتِ اعراب
نمونہ	حَفِظَ خَالِدٌ الْقُرْآنَ فِي سَنَةٍ.	رفع	فاعل	ضمہ
1	اَلْعَامِلُونَ مُجْتَهِدُونَ.			
2	اِشْتَرٰى أَبُونَا سَيَّارَةً.			
3	كَانَ أَحْمَدُ مُدَرِّسًا.			
4	إِنَّ الشَّاهِدَيْنِ حَاضِرَانِ أَمَامَ الْقَاضِي.			
5	أُنْشِئَتِ الْجَامِعَاتُ الْكَثِيرَةُ فِي بَلَدِنَا.			
6	مَا النَّوَافِذُ مُغْلَقَةً.			
7	لَا مُنَافِقَ مَحْبُوبٌ.			

اسمائے منصوبہ

اسمائے منصوبہ وہ اسماء ہیں جن میں نصب کی علامت موجود ہو۔

اسمائے منصوبہ بارہ ہیں

1. مفعول بہ
2. مفعول مطلق
3. مفعول فیہ
4. مفعول لہ
5. مفعول معہ [1]
6. حال
7. تمیز
8. مستثنیٰ
9. حروفِ مشبہ بالفعل کا اسم
10. افعالِ ناقصہ کی خبر
11. مَا و لَا مشابہ بہ لَیْسَ کی خبر
12. لائے نفی جنس کا اسم

[1] انھیں مفاعیلِ خمسہ کہتے ہیں۔

وہ اسم منصوب جس پر فاعل کا فعل واقع ہو۔

مثال: قَرَأْتُ الْكِتَابَ ''میں نے کتاب پڑھی۔''

وضاحت: اس مثال میں اَلْكِتَابَ مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے کیونکہ اس پر متکلم (فاعل) کے پڑھنے کا عمل واقع ہوا ہے۔

وہ مصدر منصوب جو مذکورہ فعل کے ہم لفظ یا ہم معنی ہو اور فعل کے بعد اس کی تاکید، نوع یا عدد بیان کرنے کے لیے ذکر کیا جائے۔

مثال: فَرِحْتُ فَرَحًا ''میں خوش ہوا، خوش ہونا۔'' قَعَدْتُ جُلُوسًا ''میں بیٹھا، بیٹھنا۔''

وضاحت: فَرَحًا اور جُلُوساً مفعول مطلق ہونے کی وجہ سے منصوب ہیں۔ فَرَحًا مصدر ہے اور مذکورہ فعل فَرِحْتُ کے ہم لفظ ہے اور جُلُوساً مصدر ہے اور قَعَدْتُّ کے صرف ہم معنی ہے، اور یہاں دونوں مصدر فعل کی تاکید کے لیے ہیں۔

وہ اسم جو بتقدیر ''فِي''[1] منصوب ہو اور فعل کا وقت یا جگہ بتانے کے لیے ذکر کیا جائے، مفعول فیہ کو ظرف بھی کہتے ہیں۔

[1] یعنی جس میں فِي کو مقدر اور پوشیدہ مانا جاتا ہے۔

مثال: سَافَرَ لَيْلًا ''اس نے رات کو سفر کیا۔'' مَشٰى مِيلًا ''وہ ایک میل چلا۔''

وضاحت: لَيْلًا اور مِيلًا مفعول فیہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہیں۔ لَيْلًا فعل کا وقت اور مِيلًا جگہ بتانے کے لیے ذکر ہوا ہے۔

ظرف کی اقسام

ظرف یا مفعول فیہ کی دو قسمیں ہیں: (1) ظرفِ زمان (2) ظرفِ مکان

ظرفِ زمان: وہ اسم ہے جو اس وقت پر دلالت کرے جس میں کام واقع ہوا ہو، جیسے: صُمْتُ يَوْمَ الْخَمِيسِ ''میں نے جمعرات کے دن روزہ رکھا۔''

ظرفِ مکان: وہ اسم ہے جو اس جگہ پر دلالت کرے جس میں کام واقع ہوا ہو، جیسے: جَلَسْتُ تَحْتَ الشَّجَرَةِ ''میں درخت کے نیچے بیٹھا۔''

4 مفعول لہ

وہ مصدر جو وقوعِ فعل کا سبب بیان کرنے کے لیے ذکر کیا جائے، اسے مفعول لِأَجْلِهٖ بھی کہتے ہیں۔

مثال: ضَرَبْتُهٗ تَأْدِيبًا ''میں نے اسے ادب سکھانے کے لیے مارا۔''

وضاحت: اس میں تَأْدِيبًا مفعول لہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے اور یہ بیان کر رہا ہے کہ مار کا سبب ادب سکھانا ہے۔

5 مفعول معہ

وہ اسم منصوب جو اس ''وَ'' کے بعد آئے جو مَعَ کے معنی میں ہو اور اس ذات پر دلالت کرے جس کی معیت میں فعل واقع ہوا ہو۔

مثال: جَاءَ الْأَمِيرُ وَالْجَيْشَ ''امیر لشکر سمیت آیا۔''

وضاحت: اس میں اَلْجَيْشَ مفعول معہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ یہ ''وَ'' کے بعد ہے جو کہ مَعَ کے معنی میں ہے اور بتاتا ہے کہ امیر کی آمد لشکر سمیت ہوئی ہے۔

سوالات و تدریبات

1. مفعول بہ اور مفعول مطلق کی تعریف مع مثال ذکر کریں۔
2. مفعول معہ کسے کہتے ہیں؟ مثال سمیت وضاحت کریں۔
3. قوسین میں دیے گئے الفاظ میں سے مناسب لفظ سے خالی جگہ پر کریں:

① جس اسم پر فاعل کا فعل واقع ہو، اسے .... کہتے ہیں۔ (مفعول بہ، مفعول مطلق، مفعول معہ)

② .... وقوعِ فعل کا سبب بیان کرنے کے لیے ذکر کیا جاتا ہے۔ (مفعول بہ، مفعول فیہ، مفعول لہ)

③ ظرفِ زمان .... پر دلالت کرتا ہے۔ (جگہ، وقت)

④ فَرِحْتُ فَرَحًا میں فَرَحًا .... ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ (مفعول بہ، مفعول مطلق، مفعول لہ)

⑤ .... مفعول معہ کی مثال ہے۔ (ضَرَبْتُهُ تَأْدِيبًا، سَافَرَ لَيْلًا، جَاءَ الْأَمِيرُ وَالْجَيْشَ)

4. مندرجہ ذیل جملوں میں ملون کلمات کا اعراب اور وجہِ اعراب بتائیں:

لَعِبَ حَسَنٌ لَعِبًا.	تَدُورُ الْأَرْضُ دَوْرَةً وَاحِدَةً فِي الْيَوْمِ.
جِئْتُ طَلَبًا لِلْعِلْمِ.	تُوقَدُ الْمَصَابِيحُ لَيْلًا.
صَنَعَ النَّجَّارُ كُرْسِيًّا.	أَبْصَرَ الرَّجُلُ الْهِلَالَ.
كَرَّ الْجَيْشُ وَقَائِدَهُ.	صَلَّيْتُ وَرَاءَ الْأُسْطُوَانَةِ.
هَرَبْتُ خَوْفًا مِنَ السَّبُعِ.	

6 حال

وہ اسم منصوب جو فاعل، مفعول بہ اور مبتدا و خبر وغیرہ کی حالت واضح کرے۔ جس کی حالت بیان کی جائے اسے ذوالحال کہتے ہیں۔

مثال: شَرِبَ حَامِدٌ الْمَاءَ جَالِسًا ''حامد نے بیٹھ کر پانی پیا۔''

وضاحت: مذکورہ مثال میں جَالِسًا حال ہے، اس لیے منصوب ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ پانی پینے کے وقت حامد بیٹھا ہوا تھا، اگر جَالِسًا نہ ہوتا تو حالت مبہم رہتی کہ پانی پینے کے وقت حامد کس حال میں تھا؟ کھڑا تھا، یا بیٹھا تھا؟

7 تمیز

وہ اسم نکرہ جو کسی مبہم چیز (مفرد اسم یا جملہ) کے بعد اس لیے ذکر ہو کہ اس میں موجود ابہام کو دور کرے، جس کا ابہام دور کیا جائے، اسے مُمَیَّز کہتے ہیں۔

مثال: ﴿اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا﴾ ''بارہ مہینے۔''

وضاحت: مذکورہ مثال میں اِثْنَا عَشَرَ ممیّز اور شَهْرًا تمیز ہے۔ اِثْنَا عَشَرَ میں ابہام ہے کہ اس سے کیا مراد ہے، بارہ افراد، بارہ کتابیں یا کچھ اور، شَهْرًا نے اس ابہام کو دور کر دیا اور واضح کر دیا کہ اس سے مہینے مراد ہیں۔

★ ممیّز عموماً عدد اور وزن وغیرہ کا نام ہوتا ہے۔

- عدد، جیسے: عِنْدِي خَمْسَةَ عَشَرَ كِتَابًا.

  كِتَابًا تمیز ہے جو عدد خَمْسَةَ عَشَرَ کے ابہام کو دور کرتی ہے۔

- وزن، جیسے: عِنْدِي طَنٌّ قَمْحًا ''میرے پاس ایک ٹن گندم ہے۔''

اس میں قَمْحًا تمیز ہے جو وزن طَنٌّ کے ابہام کو دور کرتی ہے۔

بعض اوقات جملے میں بھی ابہام ہوا کرتا ہے، اس ابہام کو دور کرنے والی تمیز کو ''تمیز نسبت یا تمیز جملہ'' کہتے ہیں، جیسے کوئی کہے: أَنَا أَكْثَرُ مِنْكَ ''میں تجھ سے زیادہ ہوں۔'' اس سے معلوم نہیں ہوتا کہ کس حیثیت سے یا کس لحاظ سے زیادہ ہے، جب کہے گا: مَالًا یا عِلْمًا تو اس نسبت میں موجود ابہام دور ہو جائے گا کہ مال کی رُو سے یا علم کے لحاظ سے زیادہ ہے لہٰذا مَالًا تمیز نسبت یا تمیز جملہ ہے۔

سوالات و تدریبات

1. حال کی تعریف مع مثال بیان کریں۔
2. تمیز کی تعریف کر کے اس کی قسمیں بیان کریں اور ہر قسم کے لیے ایک مثال ذکر کریں۔
3. قوسین میں دیے گئے الفاظ میں سے مناسب لفظ کے ساتھ خالی جگہ پر کریں:

   1. جس کی حالت بیان کی جائے، اسے .... کہتے ہیں۔ (ممیّز، تمیز، ذوالحال)
   2. جس کا ابہام دور کیا جائے، اسے .... کہتے ہیں۔ (حال، ذوالحال، ممیّز)
   3. ممیّز عموماً .... وغیرہ ہوتا ہے۔ (فاعل، مبتدا، عدد اور وزن)
   4. عِنْدِي طَنٌّ قَمْحًا میں قَمْحًا .... ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ (حال، تمیز، مفعول بہ)

4. درج ذیل جملوں میں ذوالحال اور حال کو پہچانیں:

   جَلَسَ الْمُذْنِبُ خَائِفًا. عَادَ التَّاجِرُ رَابِحًا.

   لَا تَأْكُلُوا الطَّعَامَ حَارًّا. لَا تَشْرَبْ قَائِمًا.

5. درج ذیل جملوں میں ممیّز اور تمیز کی نشان دہی کریں۔

   هُوَ أَفْصَحُ مِنِّي لِسَانًا. اِشْتَرَيْتُ لِتْرًا لَبَنًا.

   فِي الْفَصْلِ عِشْرُونَ طَالِبًا. شَرِبْتُ كَأْسًا مَاءً.

   فِي السَّنَةِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا. فِي الْكِيسِ ثَمَانُونَ رُوبِيَّةً.

وہ اسم جسے إِلَّا یا دیگر کلماتِ استثناء کے بعد ذکر کیا جائے تا کہ اسے ماقبل کے حکم سے الگ کر دیا جائے۔

ماقبل اسم جس کے حکم سے مستثنیٰ کو الگ کیا گیا ہو، اسے مستثنیٰ منہ کہتے ہیں۔

مثال: جَاءَ الْقَوْمُ إِلَّا سَعْدًا ''لوگ آئے سوائے سعد کے۔''

وضاحت: اس مثال میں اَلْقَوْمُ (لوگوں) کے آنے کا ذکر ہوا ہے لیکن إِلَّا نے سَعْد کو اس حکم سے خارج کر دیا ہے، اس لیے سَعْد مستثنیٰ ہے۔اور چونکہ اسے اَلْقَوْمُ کے حکم سے الگ کیا گیا ہے، اس لیے اَلْقَوْمُ مستثنیٰ منہ ہے۔

ادوات استثناء: ادوات استثناء بہت سے ہیں، ان میں سے زیادہ تر استعمال ہونے والے ادوات مندرجہ ذیل ہیں: إِلَّا، غَيْرُ، سِوٰى، خَلَا، عَدَا. ان میں کثیر الاستعمال ادات إِلَّا ہے۔ إِلَّا کے بعد مستثنیٰ کے اعراب کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

إِلَّا کے بعد مستثنیٰ کا اعراب

اس کے بعد مستثنیٰ کے اعراب کی تین صورتیں ہیں:

1. وجوبِ نصب 2. نصب یا مستثنیٰ منہ سے بدل 3. عامل کے مطابق

وجوبِ نصب: جب کلام موجب ہو اور مستثنیٰ منہ مذکور ہو تو مستثنیٰ پر نصب واجب ہے، جیسے: جَاءَ الْقَوْمُ إِلَّا زَيْدًا.

نصب یا مستثنیٰ منہ سے بدل: جب کلام غیر موجب ہو اور مستثنیٰ منہ مذکور ہو تو مستثنیٰ کو منصوب پڑھنا بھی جائز ہے اور مستثنیٰ منہ سے بدل بنانا بھی جائز ہے، جیسے: مَا جَاءَنِي الْقَوْمُ إِلَّا زَيْدًا/ إِلَّا زَيْدٌ.

فائدہ کلام موجب وہ ہے جس میں نفی، نہی اور استفہام نہ ہو اور کلام غیر موجب وہ ہے جس میں نفی، نہی یا استفہام ہو۔

عامل کے مطابق: جب کلام غیر موجب ہو اور مستثنیٰ منہ مذکور نہ ہو تو مستثنیٰ کا اعراب عامل کے مطابق ہوگا، جیسے:

مَا جَاءَ نِي إِلَّا زَيْدٌ، مَا رَأَيْتُ إِلَّا زَيْدًا، مَا مَرَرْتُ إِلَّا بِزَيْدٍ.

سوالات و تدریبات

1. مستثنیٰ اور مستثنیٰ منہ سے کیا مراد ہے؟ مثالوں سے وضاحت کریں۔
2. إِلَّا کے بعد مستثنیٰ کے اعراب کی کتنی صورتیں ہیں؟
3. کلام موجب و غیر موجب کسے کہتے ہیں؟
4. قوسین میں دیے گئے الفاظ میں سے مناسب لفظ کے ساتھ خالی جگہ پر کریں:

① جَاءَ الْقَوْمُ إِلَّا زَيْدًا میں زَيْدًا .... ہے۔ (مستثنیٰ، مستثنیٰ منہ، تمیز)

② استثناء کے لیے اکثر کلمہ........... استعمال ہوتا ہے۔ (إِنَّ، مَعَ، إِلَّا)

③ کلام موجب ہو اور مستثنیٰ منہ مذکور ہو تو مستثنیٰ پر........... واجب ہے۔ (رفع، نصب، جر)

④ کلام .... وہ ہے جس میں نفی، نہی یا استفہام ہو۔ (موجب، غیر موجب)

5. إِلَّا کے بعد مستثنیٰ کے اعراب کی کون سی صورت ہوگی؟ نمونے کے مطابق درست پر (✓) کا نشان لگا کر وجہ بھی ذکر کریں:

	جملہ	وجوبِ نصب	نصب یا مستثنیٰ منہ سے بدل	عامل کے مطابق
نمونہ	نَجَحَ التَّلَامِيذُ إِلَّا الْمُقَصِّرَ.	✓		
وجہ: کلام موجب ہے اور مستثنیٰ منہ مذکور ہے۔				
①	مَا رَسَبَ الطُّلَّابُ إِلَّا الْفَاشِلَ.			
وجہ:				
②	فَازَ الْمُتَسَابِقُونَ إِلَّا الْخَامِلَ.			
وجہ:				

			جَاءَ الضُّيُوفُ إِلَّا رِضْوَان.	3
وجہ:				
			مَا نَفَعَ إِلَّا الْإِخْلَاص.	4
وجہ:				
			مَا أَحْبَبْتُ الْفَاكِهَةَ إِلَّا التُّفَّاح.	5
وجہ:				
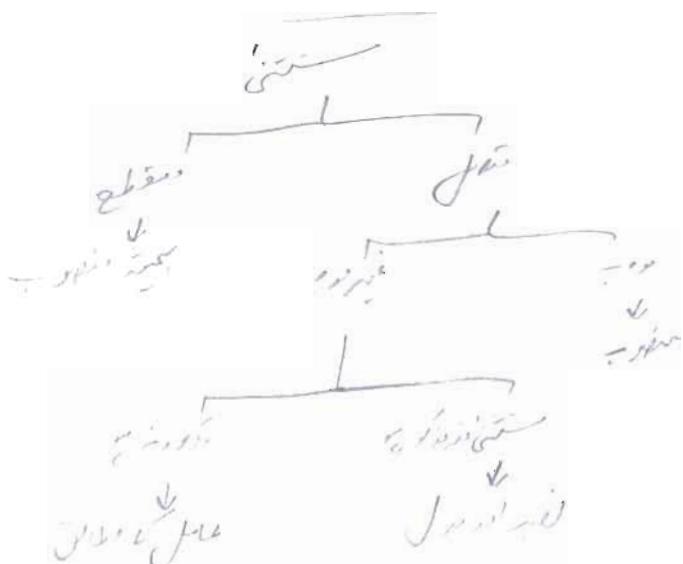
مستثنیٰ کی دو اقسام ہیں۔

★ متصل ← مستثنیٰ مستثنیٰ منہ میں شامل ہو، پھر حرف استثناء کے ساتھ نکال دیا جائے

★ منقطع ← مستثنیٰ مستثنیٰ منہ میں شامل نہ ہو، پھر حرف استثناء کے ساتھ نکال دیا جائے

پھر جس کلام میں استثناء ہو اس کی بھی دو اقسام ہیں۔

★ موجب ★ غیر موجب

① موجب ← جس میں نفی، نہی یا استفہام نہ ہو

② غیر موجب ← جس میں نفی، نہی یا استفہام ہو۔

9 حروف مشبہ بالفعل کا اسم

جیسے: إِنَّ الطَّالِبَ مُجْتَهِدٌ ، اَلطَّالِبَ، إِنَّ حرف مشبہ بالفعل کا اسم ہے، اس لیے منصوب ہے۔

جیسے: كَانَ خَالِدٌ شُجَاعًا، شُجَاعًا، كَانَ فعل ناقص کی خبر ہے، اس لیے منصوب ہے۔

11 مَا وَلَا مشابہ بہ لَيْسَ کی خبر

جیسے، مَا الْكَسَلُ مَحْبُوبًا "سستی پسندیدہ نہیں۔" لَا طَالِبٌ غَائِبًا "کوئی طالب علم غیر حاضر نہیں۔"
ان مثالوں میں مَحْبُوبًا اور غَائِبًا منصوب ہیں کیونکہ یہ مَا اور لَا مشابہ بہ لَيْسَ کی خبریں ہیں۔

12 لائے نفی جنس کا اسم

جیسے: لَا طَالِبَ عِلْمٍ مُهْمِلٌ. اس میں طَالِبَ منصوب ہے، کیونکہ یہ لائے نفی جنس کا اسم ہے۔

سوالات و تدریبات

1. حروف مشبہ بالفعل کے اسم کا اعراب بیان کریں۔
2. مَا وَلَا مشابہ بہ لَيْسَ کے اسم اور خبر کا اعراب کیا ہے؟ بیان کریں۔
3. لائے نفی جنس کا اسم مرفوع ہوتا ہے یا منصوب؟
4. دیے گئے نمونے کے مطابق ملون کلمات کا اعراب، وجہ اعراب اور علامتِ اعراب بیان کریں:

	جملہ	اعراب	وجہ اعراب	علامت اعراب
نمونہ	حَفِظَ خَالِدٌ الْقُرْآنَ فِي سَنَةٍ.	نصب	مفعول بہ	فتحہ
1	إِنَّ أَخَاكَ طَالِبٌ مُّجْتَهِدٌ.			
2	يُنِيرُ الْإِيمَانُ الْقَلْبَ.			
3	لَا سَاعِيًا فِي الْبِرِّ مُبْغَضٌ.			
4	أَرْسَلَ اللّٰهُ الرُّسُلَ مُبَشِّرِينَ وَمُنْذِرِينَ.			
5	جَنَيْتُ الْوَرْدَتَيْنِ مِنَ الْبُسْتَانِ.			
6	صَامَ خَالِدٌ الْأَيَّامَ الْبِيضَ.			
7	جَاءَتِ الْمُعَلِّمَاتُ وَالطَّالِبَاتِ.			
8	إِنَّ أَحْمَدَ أَطْوَلُ مِنْ خَالِدٍ.			
9	نَجَحَتِ الطَّالِبَاتُ جَمِيعُهُنَّ إِلَّا الْغَافِلَاتِ.			

اسمائے مجرورہ

اسمائے مجرورہ وہ اسماء ہیں جن میں جر کی علامت موجود ہو۔

مجرورات دو طرح کے ہیں: (1) مجرور بہ حرفِ جر (2) مجرور بہ اضافت

مجرور بہ حرفِ جر: وہ اسم جس سے پہلے حرف جر ہو۔

مثال: ذَهَبْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ ''میں مسجد گیا۔''

وضاحت: إِلٰی حرف جر اور اَلْمَسْجِدِ مجرور ہے۔ نحویوں کی اصطلاح میں اس ترکیب کو جار، مجرور کہتے ہیں۔

مشہور حروف جارہ سترہ ہیں، جنھیں اس شعر میں جمع کر دیا گیا ہے:

بَاؤ، تَاؤ، كَاف، لَام، وَاؤ، مُنْذُ، مُذْ، خَلَا
رُبَّ، حَاشَا، مِنْ، عَدَا، فِي، عَنْ، عَلٰى، حَتّٰى، إِلٰى

مجرور بہ اضافت: وہ اسم جو مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہو، اسے مجرور بہ اضافت کہتے ہیں اور اضافت دو اسموں کے درمیان ایسی نسبت کو کہتے ہیں جس میں حرف جر مقدر ہو۔

پہلے اسم کو مضاف اور دوسرے کو مضاف الیہ کہتے ہیں جو کہ ہمیشہ مجرور ہوتا ہے۔

مثال: كِتَابُ اللّٰهِ ''اللہ (تعالیٰ) کی کتاب'' اصل میں تھا: كِتَابٌ لِلّٰهِ.

وضاحت: مذکورہ مثال میں كِتَابُ مضاف اور لفظ اَللّٰهِ مضاف الیہ ہے، اس لیے مجرور ہے۔

سوالات و تدریبات

1. اسمائے مجرورہ سے کیا مراد ہے؟ ان کی تعداد بھی بیان کریں۔
2. مجرورات کی کتنی قسمیں ہیں؟

3 مندرجہ ذیل جملوں میں مجرور بہ حرف جر اور مجرور بہ اضافت کو پہچانیں:

أَنْجَحُ بِالْجِدِّ. خَالِدٌ ذُو فَضْلٍ.

وَصَلْتُ إِلَى الْمَدْرَسَةِ. سِرْتُ حَتَّى النَّهْرِ.

غَمَسْتُ الْقَلَمَ بِالْمِحْبَرَةِ. مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ (ﷺ).

شَرِبْتُ عَصِيرَ الرُّمَّانِ. اِسْتَعَرْتُ كِتَابَ خَالِدٍ.

4 دیے گئے نمونے کے مطابق ملون کلمات کا اعراب، وجہ اعراب اور علامت اعراب بیان کریں:

	جملہ	اعراب	وجہ اعراب	علامت اعراب
نمونہ	أَنْزَلَ اللّٰهُ الْقُرْآنَ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ.	جر	حرف جر داخل ہے	کسرہ
1	إِسْتَمَعْتُ إِلَى الْقُرْآنِ.			
2	حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ ﷺ مِنْ شُعَرَاءِ الْإِسْلَامِ.			
3	سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ ﷺ مِنَ الْمُبَشَّرِينَ بِالْجَنَّةِ.			
4	إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ.			
5	سَلَّمْتُ عَلٰى أَبِيكَ.			
6	فِي دِمَشْقَ مَسَاجِدُ كَثِيرَةٌ.			
7	أَثْنَى الْأُسْتَاذُ عَلَى الطَّالِبِينَ.			

سبق: 20

توابع

توابع تابع کی جمع ہے جس کا معنی ہے: پیروی کرنے والا۔

تابع: وہ کلمہ ہے جو اعراب میں اپنے سے پہلے کلمے کا پیرو ہو، یعنی اگر پہلا کلمہ مرفوع ہو تو یہ بھی مرفوع، وہ منصوب ہو تو یہ بھی منصوب، وہ مجرور ہو تو یہ بھی مجرور اور وہ مجزوم ہو تو یہ بھی مجزوم ہوگا۔ پہلے کلمے کو متبوع اور دوسرے کو تابع کہتے ہیں۔

مثال: ﴿ قَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ ﴾ ''ایک مومن مرد نے کہا۔''

وضاحت: اس مثال میں رَجُلٌ متبوع اور مُؤْمِنٌ تابع ہے۔ رَجُلٌ، قَالَ فعل کا فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے، اس لیے اس کا تابع مُؤْمِنٌ بھی مرفوع ہے۔

توابع پانچ ہیں

1. صفت
2. تاکید
3. بدل
4. عطف بہ حرف
5. عطف بیان

وہ تابع جو متبوع کی ذات یا اس کے متعلق کا وصف، یعنی اس کی اچھی یا بری صفت بتائے۔ صفت کو نعت بھی کہتے ہیں اور جس کی اچھی یا بری صفت بیان کی جائے اسے موصوف یا منعوت کہتے ہیں۔

مثال: جَاءَ الرَّجُلُ الْعَالِمُ ''عالم مرد آیا۔'' جَاءَ الرَّجُلُ الْعَالِمُ أَبُوهُ ''وہ مرد آیا جس کا باپ عالم ہے۔''

وضاحت: پہلی مثال میں اَلْعَالِمُ، اَلرَّجُلُ کا وصف بتلاتا ہے اور دوسری میں اس کے متعلق أَبُو کا مگر ترکیب میں دونوں جگہ اَلرَّجُلُ ہی کی صفت کہا جائے گا۔ اَلرَّجُلُ موصوف ہے اور اَلْعَالِمُ صفت ہے، اَلرَّجُلُ موصوف مرفوع ہے، اس لیے اَلْعَالِمُ صفت بھی مرفوع ہے۔

پہلی قسم کو صفتِ حقیقی اور دوسری کو صفتِ سببی کہتے ہیں۔ صفتِ حقیقی اعراب، تذکیر و تانیث، تعریف و تنکیر اور اِفراد (مفرد) و تثنیہ اور جمع میں اپنے متبوع کے تابع ہوتی ہے، جیسے: جَاءَ رَجُلٌ عَالِمٌ جبکہ صفتِ سببی کا صرف اعراب اور تعریف و تنکیر میں متبوع کے مطابق ہونا ضروری ہے، جیسے: جَاءَتِ الْمَرْأَةُ الْعَالِمُ زَوْجُهَا ''وہ عورت آئی جس کا شوہر عالم ہے۔'' اس میں اَلْمَرْأَةُ موصوف اور اَلْعَالِمُ صفتِ سببی ہے۔

2 تاکید

وہ تابع جو متبوع کے معنی کو ثابت اور پختہ کرنے کے لیے یا اس کے افراد کے عموم و شمول کے لیے لایا جائے۔

مثال: حَادَثَنِي الْوَزِيرُ نَفْسُهُ ''مجھ سے وزیر نے بذاتِ خود گفتگو کی۔'' جَاءَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ ''ساری قوم آئی۔''

وضاحت: اگر آپ کہیں کہ حَادَثَنِي الْوَزِيرُ تو چونکہ وزراء سے گفتگو کرنا معمولی بات نہیں ہے، اس لیے ہوسکتا

ہے کہ سامع یہ سمجھے کہ آپ سے وزیر کے نائب یا سیکرٹری وغیرہ نے گفتگو کی ہے مگر آپ نے بھول کر یا کسی اور وجہ سے وزیر کہہ دیا ہے لیکن جب آپ نے کہا: نَفْسُهٗ "خود اس نے" تو آپ کی بات کا معنی ثابت اور پختہ ہوگیا کہ بات کرنے والا **بذات** خود وزیر ہی تھا۔ دوسری مثال میں صرف جَاءَ الْقَوْمُ کہنے سے یہ احتمال باقی رہتا کہ آیا کچھ لوگ آئے یا ساری قوم آئی لیکن کُلُّهُمْ نے مذکورہ احتمال ختم کر دیا اور متبوع کے تمام افراد کو شامل ہوا اور ان کا احاطہ کر لیا، اس لیے ایسے الفاظ کو تاکید اور جس کی تاکید کی جائے اسے مؤکد کہا جاتا ہے۔ مذکورہ مثال میں نَفْسُهٗ اور کُلُّهُمْ تاکید اور اَلْوَزِيرُ اور اَلْقَوْمُ مؤکد ہے۔ اَلْوَزِيرُ اور اَلْقَوْمُ مؤکد مرفوع ہے، اس لیے نَفْسُهٗ اور کُلُّهُمْ تاکید بھی مرفوع ہے۔

تاکید کی اقسام

تاکید کی دو قسمیں ہیں: ① لفظی ② معنوی

تاکید لفظی: وہ تاکید جو اسی لفظ کے دہرانے سے حاصل ہو، یعنی تاکید کی غرض سے مؤکد کلمے یا جملے ہی کو دہرا دیا جائے، جیسے: رَأَيْتُ الْحَيَّةَ، الْحَيَّةَ. جَاءَ، جَاءَ حَامِدٌ. إِنَّ حَامِدًا، إِنَّ حَامِدًا مُجْتَهِدٌ. اَلصَّلَاةُ نُورٌ، الصَّلَاةُ نُورٌ.

تاکید معنوی: وہ تاکید جو ایسے مخصوص الفاظ بڑھانے سے حاصل ہو جو لفظ میں مؤکد سے مختلف ہوں اور اس کے معنی کی تاکید کرتے ہوں، ان میں سے چند ایک مندرجہ ذیل ہیں:

نَفْسٌ، عَيْنٌ، كِلَا كِلْتَا، كُلٌّ، جَمِيعٌ. یہ سب ضمیر کی طرف مضاف ہو کر استعمال ہوتے ہیں۔

نَفْسٌ، عَيْنٌ: جیسے: جَاءَنِي خَالِدٌ نَفْسُهٗ، جَاءَنِي خَالِدٌ عَيْنُهٗ.

كِلَا وَ كِلْتَا: جَاءَنِي الزَّيْدَانِ كِلَاهُمَا، جَاءَنِي الْهِنْدَانِ كِلْتَاهُمَا.

كُلٌّ / جَمِيعٌ: جیسے: أَقْبَلَ الضُّيُوفُ كُلُّهُمْ، حَضَرَ التَّلَامِيذُ جَمِيعُهُمْ، قَرَأْتُ الْكِتَابَ كُلَّهٗ.

سوالات و تدریبات

1. صفت اور موصوف کی تعریف کر کے صفت کی قسمیں بیان کریں۔

2 صفت حقیقی کتنی چیزوں میں اپنے متبوع کے تابع ہوتی ہے؟

3 تاکید کی تعریف کر کے اس کی قسمیں مثالوں سمیت بیان کریں۔

4 قوسین میں دیے گئے الفاظ میں سے مناسب لفظ سے خالی جگہیں پر کریں:

1. جو صفت اپنے متبوع کے متعلق کا وصف بتائے، اسے صفت .... کہتے ہیں۔ (حقیقی، سببی)
2. جو تاکید اسی لفظ کے دہرانے سے حاصل ہو، اسے .... کہتے ہیں۔ (تاکید لفظی، تاکید معنوی)
3. صفت .... اعراب اور تعریف و تنکیر میں متبوع کے تابع ہوتی ہے۔ (حقیقی، سببی)
4. تاکید کے متبوع کو .... کہتے ہیں۔ (موصوف، مؤکد)
5. جَاءَ خَالِدٌ نَفْسُهٗ میں نَفْسُهٗ .... ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ (فاعل، صفت، تاکید)

5 مندرجہ ذیل جملوں میں موصوف، صفت اور مؤکد، تاکید کی نشاندہی کریں:

هٰذَا عَمَلٌ نَافِعٌ. — اَلْحَقُّ وَاضِحٌ، اَلْحَقُّ وَاضِحٌ.

هٰذَا مَنْزِلٌ ضَيِّقٌ. — اَلْمُلْكُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ.

حَامِدٌ وَلَدٌ صَالِحٌ — أَطِعْ وَالِدَيْكَ كِلَيْهِمَا.

كَتَبَ، كَتَبَ حَامِدٌ. — حَضَرَ الطُّلَّابُ جَمِيعُهُمْ.

هٰذَا طَالِبٌ حَسَنٌ خُلُقُهٗ. — إِنَّ زَيْدًا، إِنَّ زَيْدًا عَالِمٌ.

6 درج ذیل جملوں میں ملون کلمات کے اعراب کی وجہ بیان کریں:

مُحَمَّدٌ شَيْخٌ وَقُورٌ. — اَلنَّوْمُ الْكَثِيرُ مَضْيَعَةٌ لِلْوَقْتِ.

دَخَلْنَا الْبَيْتَ عَيْنَهٗ. — كَانَ النَّاسُ كُلُّهُمْ يَتَسَابَقُونَ.

تَفَتَّحَتْ زَهْرَتَانِ جَمِيلَتَانِ. — اَلْخُلُقُ الْفَاضِلُ زِينَةٌ لِلشَّابِّ الْمُسْلِمِ.

قَدِمَ الضُّيُوفُ جَمِيعُهُمْ. — اَلْوَالِدَانِ كِلَاهُمَا مَسْؤُلَانِ عَنْ تَرْبِيَةِ الْأَوْلَادِ.

وہ تابع جو متبوع کی طرف منسوب حکم سے خود مقصود ہو، اس کا متبوع (مُبْدَل مِنْهُ) مقصود نہیں ہوتا بلکہ وہ صرف تمہید کے طور پر ذکر کیا جاتا ہے۔

بدل کی اقسام

بدل کی چار قسمیں ہیں: ① بدلِ کل ② بدلِ بعض ③ بدلِ اشتمال ④ بدل مباین

بدل کل: وہ بدل جس میں بدل اور مبدل منہ سے ایک ہی چیز مراد ہو، جیسے: قَالَ الْخَلِيفَةُ عُمَرُ رضی اللہ عنہ.

بدل بعض: وہ بدل جو مبدل منہ کا جز ہو، جیسے: قُطِعَتِ الشَّجَرَةُ فُرُوعُهَا.

بدل اشتمال: وہ بدل جو مبدل منہ کا کل یا جز تو نہ ہو، لیکن اس کا مبدل منہ سے تعلق ہو، جیسے: رَأَيْتُ زَيْدًا ثَوْبَهُ.

بدل مباین: وہ بدل جو مبدل منہ کا مخالف ہو، یعنی نہ اس کے مطابق ہو، نہ اس کا بعض ہو اور نہ مبدل منہ کا اس سے کوئی تعلق ہو، اس کی تین قسمیں ہیں مگر یہاں اس کی صرف ایک قسم بدل غلط کے بارے میں بیان کیا جاتا ہے۔

بدل غلط: وہ بدل جس میں مبدل منہ سبقت لسانی اور غلطی سے ذکر ہو جاتا ہے، پھر بدل کو اس غلطی کی تصحیح کے لیے ذکر کیا جاتا ہے، جیسے: قَدِمَ الْأَمِيرُ الْوَزِيرُ.

وضاحت: مذکورہ تمام مثالوں میں یہ بات مشترک ہے کہ ہر جملے میں اصل مقصود پہلا اسم نہیں بلکہ دوسرا ہے جسے بدل کہا جاتا ہے۔ دیکھیں پہلی مثال میں اگر صرف قَالَ الْخَلِيفَةُ کہا جائے تو متکلم کا مقصد سمجھ میں نہیں آئے گا، البتہ اگر قَالَ عُمَرُ کہا جائے تو مقصد سمجھ میں آ سکتا ہے، لہٰذا یہاں اصل مقصود عُمَر ہے، نہ کہ اَلْخَلِيفَةُ. اَلْخَلِيفَة کہنے سے یہ فائدہ ہوا کہ اصل مقصد سمجھنے سے پہلے ہی مخاطب اس کے سمجھنے کے لیے آمادہ ہو گیا۔ البتہ بدل غلط میں متبوع کو تمہید کے طور پر عمداً ذکر نہیں کیا جاتا بلکہ وہ غلطی یا بھول سے زبان پر آجاتا ہے، تصحیح کے لیے اس کا بدل بولا جاتا ہے۔

مذکورہ مثالوں میں اَلْخَلِیفَةُ، اَلشَّجَرَةُ، زَیْدًا اور اَلْأَمِیرُ مبدل منہ ہیں اور عُمَرُ، فُرُوعُ، ثَوْبَ اور اَلْوَزِیرُ بدل ہیں، جو اعراب مبدل منہ کا ہے وہی بدل کا ہے۔

سوالات و تدریبات

1. بدل کی تعریف مع مثال ذکر کریں۔
2. بدل کی کتنی قسمیں ہیں؟ مثالوں سمیت ذکر کریں۔
3. درج ذیل جملوں میں نمونے کے مطابق مبدل منہ اور بدل کو پہچانیں، نیز بدل کی قسم بھی بتائیں:

	جملہ	مبدل منہ	بدل	قسم بدل
نمونہ	رَأَیْتُ التَّاجِرَ خَالِدًا.	اَلتَّاجِرَ	خَالِدًا	بدل کل
1	قُطِعَ یَاسِرٌ یَدُهُ.			
2	جَاءَ زَیْدٌ، حَامِدٌ.			
3	رَأَیْتُ سَمِیرًا مَدْرَسَتَهُ.			
4	أَعْجَبَنِي الطَّالِبُ خُلُقُهُ.			
5	لَقِيَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ أَخَاهُ عَلِیًّا.			

4. درج ذیل جملوں میں ملوّن کلمات کا اعراب اور وجہِ اعراب بیان کریں:

	جملہ	اعراب	وجہ اعراب
1	حَفِظْتُ الْقُرْآنَ نِصْفَهُ.		
2	أَتَحَدَّثُ مَعَ أُخْتِي فَاطِمَةَ.		
3	فَرِحْتُ بِالْبُلْبُلِ صَوْتِهِ.		
4	ذَهَبْنَا إِلَى الْمَدْرَسَةِ إِلَى الْمَسْجِدِ.		
5	فَحَصَنِي الْمُهَنْدِسُ الطَّبِیبُ.		

4 عطف بہ حرف

وہ تابع ہے کہ اس کے اور متبوع کے درمیان حروف عطف میں سے کوئی حرف ہو۔ اس کے متبوع کو معطوف علیہ کہتے ہیں۔

مثال: جَاءَ حَامِدٌ وَعَلِيٌّ "حامد اور علی آئے۔"

وضاحت: مذکورہ مثال میں حَامِدٌ معطوف علیہ اور عَلِيٌّ معطوف ہے اور یہ اسلوب عطف بہ حرف ہے، حَامِدٌ معطوف علیہ مرفوع ہے، اس لیے عَلِيٌّ معطوف بھی مرفوع ہے۔

حروف عطف: حروف عطف دس ہیں: وَاو، فَاء، ثُمَّ، حَتّٰى، إِمَّا، أَوْ، أَمْ، لَا، بَلْ، لٰكِنْ.

وہ تابع جو صفت تو نہ ہو مگر اپنے متبوع کی وضاحت کرے، یہ اسم جامد ہوتا ہے اور عموماً متبوع کی نسبت زیادہ مشہور ہوتا ہے، اس کے متبوع کو مُبَیَّن کہتے ہیں۔

مثال: جَاءَ أَبُو الْحَسَنِ عَلِيٌّ "آیا ابوالحسن جو علی ہے۔"

وضاحت: اس مثال میں عَلِيٌّ عطف بیان ہے اور اپنے متبوع أَبُو الْحَسَنِ کی وضاحت کر رہا ہے کہ ابوالحسن وہ ہے جو علی ہے۔ مبیّن أَبُو مرفوع ہے، اس لیے عطف بیان عَلِيٌّ بھی مرفوع ہے۔

سوالات و تدریبات

1. عطف بہ حرف کی تعریف مع مثال ذکر کریں۔
2. حرف عطف کتنے ہیں؟ بیان کریں۔
3. عطف بیان سے کیا مراد ہے؟ مثال سے وضاحت کریں۔
4. درج ذیل جملوں میں معطوف علیہ اور معطوف کی نشان دہی کریں:

أَكَلْتُ الْمَوْزَ وَالتُّفَّاحَ.

رَكَعَ الْإِمَامُ فَالْمَأْمُومُ.

رَأَيْتُ الْأَسَدَ لَا النَّمِرَ.

أَلَقِيتَ خَالِدًا أَمْ عَمْرًا؟

5. دیے گئے جملوں میں مبین اور عطف بیان کو پہچانیں:

جَاءَ أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدٌ.

نَجَحَ عَمْرٌو أَخُو فَاطِمَةَ.

شَكَرْتُ لِلصَّدِيقِ عَامِرٍ.

حَضَرَ صَاحِبُكَ خَالِدٌ.

مبنی اسماء

وہ اسماء جن کا آخر عامل کے بدلنے سے (لفظاً یا تقدیراً) تبدیل نہ ہو، انھیں مبنی اسماء کہتے ہیں۔

مبنی اسماء کی اقسام

مبنی اسماء کی چند قسمیں مندرجہ ذیل ہیں:

1. ضمائر
2. اسمائے اشارات
3. اسمائے موصولہ
4. اسمائے افعال
5. اسمائے کنایات
6. مبنی ظروف

وہ اسماء جو متکلم، مخاطب یا غائب پر دلالت کریں، جیسے أَنَا، أَنْتَ، هُوَ.

اعرابی لحاظ سے ضمائر کی صورتیں

محلی اعراب کے لحاظ سے ضمائر کی تین قسمیں بنتی ہیں: (1) ضمیر مرفوع (2) ضمیر منصوب (3) ضمیر مجرور

ضمیر مرفوع

ضمیر مرفوع کی پھر دو قسمیں بنتی ہیں: (1) ضمیر مرفوع متصل (2) ضمیر مرفوع منفصل

ضمیر مرفوع متصل: جو رفعی حالت میں عامل کے ساتھ مل کر آئے، جیسے: نَصَرْتُ میں تُ، نَصَرَا، يَنْصُرَانِ میں "ا" اور نَصَرُوا، يَنْصُرُونَ میں "و"، تفصیل درج ذیل ہے:

فعل	صیغہ	ضمیر مرفوع متصل (محلا)
ماضی	متکلم	نَصَرْتُ، نَصَرْنَا.
	مخاطب	نَصَرْتَ، نَصَرْتُمَا، نَصَرْتُمْ، نَصَرْتِ، نَصَرْتُمَا، نَصَرْتُنَّ.
	غائب	نَصَرَا، نَصَرُوا، نَصَرَتَا، نَصَرْنَ.
مضارع	مخاطب	تَنْصُرَانِ، تَنْصُرُونَ، تَنْصُرِينَ، تَنْصُرَانِ، تَنْصُرْنَ.
	غائب	يَنْصُرَانِ، يَنْصُرُونَ، تَنْصُرَانِ، يَنْصُرْنَ.
امر	مخاطب	اُنْصُرَا، اُنْصُرُوا، اُنْصُرِي، اُنْصُرَا، اُنْصُرْنَ.

ضمیر مرفوع منفصل: جو رفعی حالت میں عامل کے ساتھ مل کر نہ آئے بلکہ الگ کلمے کی صورت میں آئے، جیسے:

صیغہ	ضمیر مرفوع (محلاً)
متکلم	أَنَا، نَحْنُ.
مخاطب	أَنْتَ، أَنْتُمَا، أَنْتُمْ، أَنْتِ، أَنْتُمَا، أَنْتُنَّ.
غائب	هُوَ، هُمَا، هُمْ، هِيَ، هُمَا، هُنَّ.

ضمیر منصوب

اس کی بھی دو قسمیں ہیں: ﴿1﴾ ضمیر منصوب متصل ﴿2﴾ ضمیر منصوب منفصل

ضمیر منصوب متصل: جو نصبی حالت میں عامل کے ساتھ مل کر آئے، جیسے:

صیغہ	ضمیر منصوب متصل (محلا)
متکلم	نَصَرَنِي، نَصَرَنَا.
مخاطب	نَصَرَكَ، نَصَرَكُمَا، نَصَرَكُمْ، نَصَرَكِ، نَصَرَكُمَا، نَصَرَكُنَّ.
غائب	نَصَرَهُ، نَصَرَهُمَا، نَصَرَهُمْ، نَصَرَهَا، نَصَرَهُمَا، نَصَرَهُنَّ.

ضمیر منصوب منفصل: جو نصبی حالت میں عامل کے ساتھ مل کر نہ آئے بلکہ الگ کلمے کی صورت میں ہو، جیسے:

صیغہ	ضمیر منصوب (محلاً)
متکلم	إِيَّايَ، إِيَّانَا.
مخاطب	إِيَّاكَ، إِيَّاكُمَا، إِيَّاكُمْ، إِيَّاكِ، إِيَّاكُمَا، إِيَّاكُنَّ.
غائب	إِيَّاهُ، إِيَّاهُمَا، إِيَّاهُمْ، إِيَّاهَا، إِيَّاهُمَا، إِيَّاهُنَّ.

ضمیر مجرور

ضمیر مجرور کی بھی دو قسمیں ہیں: ﴿1﴾ ضمیر مجرور بہ حرفِ جر ﴿2﴾ ضمیر مجرور بہ اضافت

ضمیر مجرور بہ حرف جر: جو حرف جر کی وجہ سے مجرور ہو، جیسے:

صیغہ	ضمیر مجرور بہ حرف جار (محلًّا)
متکلم	لِي ، لَنَا.
مخاطب	لَكَ ، لَكُمَا ، لَكُمْ ، لَكِ ، لَكُمَا ، لَكُنَّ.
غائب	لَهٗ ، لَهُمَا ، لَهُمْ ، لَهَا ، لَهُمَا ، لَهُنَّ.

ضمیر مجرور بہ اضافت: جو مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہو، جیسے:

صیغہ	ضمیر مجرور بہ اضافت (محلًّا)
متکلم	كِتَابِي ، كِتَابُنَا.
مخاطب	كِتَابُكَ ، كِتَابُكُمَا ، كِتَابُكُمْ ، كِتَابُكِ ، كِتَابُكُمَا ، كِتَابُكُنَّ.
غائب	كِتَابُهٗ ، كِتَابُهُمَا ، كِتَابُهُمْ ، كِتَابُهَا ، كِتَابُهُمَا ، كِتَابُهُنَّ.

فائدہ ضمیر مجرور، منفصل نہیں آتی کیونکہ ضمیر مجرور، حرف جر یا اضافت کی وجہ سے آتی ہے اور ان دونوں کا متصل ہوکر آنا ضروری ہے۔

سوالات و تدریبات

1. اسم ضمیر کی تعریف کریں۔
2. محلی اعراب کے لحاظ سے ضمیر کی کتنی قسمیں بنتی ہیں؟ بیان کریں۔
3. ضمیر مجرور بہ حرف جر کی گردان کریں۔
4. مندرجہ ذیل آیات اور جملوں میں استعمال ہونے والی ضمائر کو پہچانیں اور ان کی قسم کا تعین کریں:

﴿ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴾

﴿ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ إِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ﴾

﴿نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَإِيَّاكُمْ﴾

﴿وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ﴾

نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدًا.

لَنَا مَوْلٰى وَ لَا مَوْلٰى لَكُمْ.

لَعَلَّ لَهٗ عُذْرًا وَ أَنْتَ تَلُومُ.

اَلسَّابِقُونَ هُمُ الْأَوَّلُونَ.

إِيَّانَا يُرِيدُونَ.

② اسمائے اشارات

اسم اشارہ وہ اسم ہے جس سے کسی معین چیز کی طرف اشارہ کیا جائے، جس چیز کی طرف اشارہ کیا جائے، اسے مشار الیہ کہتے ہیں۔

دور اور نزدیک کے لحاظ سے اسم اشارہ کی مندرجہ ذیل تین قسمیں ہیں:

① اسم اشارہ قریب ② اسم اشارہ متوسط ③ اسم اشارہ بعید

یہاں صرف اسم اشارہ قریب اور بعید کا ذکر کیا جاتا ہے۔

اسم اشارہ قریب: جس کے ذریعے اس چیز کی طرف اشارہ کیا جائے جو قریب ہو، جیسے: هٰذَا الْقَلَمُ جَدِيدٌ ”یہ قلم نیا ہے۔“

اسم اشارہ بعید: جس کے ذریعے اس چیز کی طرف اشارہ کیا جائے جو دور ہو، جیسے: ذٰلِكَ الرَّجُلُ طَبِيبٌ ”وہ آدمی ڈاکٹر ہے۔“

وضاحت: ان مثالوں میں هٰذَا اسم اشارہ قریب اور ذٰلِكَ اسم اشارہ بعید ہے، اَلْقَلَمُ اور اَلرَّجُلُ مشار الیہ ہیں۔

جنس	مذکر			مؤنث		
نوع	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع
قریب	هٰذَا	هٰذَانِ/هٰذَيْنِ	هٰؤُلَاءِ	هٰذِهٖ	هَاتَانِ/هَاتَيْنِ	هٰؤُلَاءِ
بعید	ذٰلِكَ	ذَانِكَ	أُولَالِكَ/أُولٰئِكَ	تِلْكَ	تَانِكَ	أُولَالِكَ/أُولٰئِكَ

③ اسمائے موصولہ

وہ مبہم اسم جو صلہ (جملہ یا شبہ جملہ) کے بغیر تنہا جملے کا مکمل جز نہیں بنتا، جیسے: جَاءَ الَّذِي أَبُوهُ عَالِمٌ ''وہ مرد آیا جس کا باپ عالم ہے۔''

صلہ: اسم موصول کے بعد ایک جملہ ہوتا ہے، اسے صلہ کہتے ہیں۔

وضاحت: مذکورہ مثال میں اَلَّذِي اسم موصول اور أَبُوهُ عَالِمٌ جملہ ہے جو اس کا صلہ ہے۔

اسمائے موصولہ مندرجہ ذیل ہیں:

مذکر			مؤنث		
واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع
اَلَّذِي	اَللَّذَانِ/اَللَّذَيْنِ	اَلَّذِينَ	اَلَّتِي	اَللَّتَانِ/اَللَّتَيْنِ	اَللَّاتِي، اَللَّوَاتِي، اَللَّائِي

سوالات و تدریبات

1. اسم اشارہ کی تعریف مع مثال ذکر کریں۔
2. اسم اشارہ قریب اور بعید کی گردان کریں۔
3. اسم موصول کی تعریف کریں اور بتائیں کہ صلہ کیا چیز ہے؟
4. مندرجہ ذیل خالی جگہیں مناسب اسمائے اشارہ سے پُر کریں:

① ....كُرَّاسَةٌ، وَ ....كِتَابٌ. (هٰذَا، هٰذِهِ، هٰؤُلَاءِ)

② ....بَيْتَانِ، وَ ....مَدْرَسَتَانِ. (هٰذَا، هٰذَانِ، هَاتَانِ)

③ .... طُلَّابٌ، وَ.......... طَالِبَاتٌ. (هٰذِهِ، هَاتَانِ، هٰؤُلَاءِ)

④ .... دَجَاجَةٌ، وَ ....سَمَكٌ. (ذٰلِكَ، تِلْكَ، أُولَائِكَ)

⑤ .... حَقْلَانِ، وَ ....حَدِيقَتَانِ. (تِلْكَ، تَانِكَ، ذَانِكَ)

6. .... أَطْفَالٌ، وَ .... بَنَاتٌ. (ذٰلِكَ، أُولَالِكَ، هٰؤُلَاءِ)

5. خالی جگہیں مناسب اسمائے موصولہ سے پُر کریں:

(ا) (اَلَّذِي ...... اَللَّذَانِ ...... اَلَّذِينَ)

1. هُوَ ....شَرِبَ اللَّبَنَ.

2. هُمَا .... شَرِبَا الْعَسَلَ.

3. هُمْ .... شَرِبُوا الْمَاءَ.

(ب) (اَلَّتِي ...... اَللَّتَانِ ...... اَللَّاتِي)

1. هِيَ............ شَرِبَتِ اللَّبَنَ.

2. هُمَا .... شَرِبَتَا الْعَسَلَ.

3. هُنَّ .... شَرِبْنَ الْمَاءَ.

④ اسمائے افعال

وہ اسماء ہیں جو معنی اور عمل میں افعال کے قائم مقام ہوتے ہیں لیکن ان کی علامتوں کو قبول نہیں کرتے۔ ان کی تین قسمیں ہیں:

① اسمائے افعال بمعنی فعل ماضی، جیسے:

1. هَيْهَاتَ: ''وہ دور ہوا۔''
2. شَتَّانَ: ''وہ جُدا ہوا۔''
3. سَرْعَانَ: ''اُس نے جلدی کی۔''

② اسمائے افعال بمعنی فعل مضارع، جیسے:

1. قَدْ ② قَطْ: ''وہ کافی ہے۔''
2. بَخِ: ''میں اچھا سمجھتا ہوں۔''

③ اسمائے افعال بمعنی فعل امر، جیسے:

1. رُوَيْدَ: ''تو مہلت دے۔''
2. بَلْهَ: ''تو چھوڑ۔''
3. حَيَّهَلْ: ''تو آ / تو جلدی کر۔''
4. هَلُمَّ: ''تو آ۔''

⑤ اسمائے کنایات

وہ اسماء جو مبہم عدد، بات یا فعل سے کنایہ ہوں۔

اسمائے کنایات یہ ہیں: ﴿1﴾ کَمْ ﴿2﴾ کَذَا ﴿3﴾ کَأَیِّنْ ﴿4﴾ کَیْتَ ﴿5﴾ ذَیْتَ

یہاں صرف کَمْ کا ذکر کیا جاتا ہے، کَمْ کی دو قسمیں ہیں: ① کَمْ استفہامیہ ② کَمْ خبریہ

کَمْ استفہامیہ: جس کے ذریعے سے مبہم عدد کے بارے میں سوال کیا جاتا ہے، جیسے: کَمْ کِتَابًا عِنْدَكَ؟ تیرے پاس کتنی کتابیں ہیں؟

کَمْ خبریہ: جس کے ذریعے سے مبہم عدد کی کثرت بیان کی جاتی ہے، جیسے: کَمْ کِتَابٍ/ کُتُبٍ عِنْدِي! ''میرے پاس کتنی ہی کتابیں ہیں!''

ملاحظہ کَمْ استفہامیہ کی تمیز مفرد منصوب ہوتی ہے اور کَمْ خبریہ کی تمیز مفرد مجرور یا جمع مجرور آتی ہے۔

⑥ مبنی ظروف

ظروف، ظرف کی جمع ہے، یہ وہ اسم ہے جو فعل کے واقع ہونے کی جگہ یا وقت بتائے۔

ظرف کی دو قسمیں ہیں: ① ظرفِ معرب ② ظرفِ مبنی

ظرف معرب: جیسے: هٰذَا یَوْمُ الْعِیدِ، رَأَیْتُهٗ یَوْمَ الْعِیدِ، اِسْتَعْدَدْتُّ لِیَوْمِ الْعِیدِ.

وضاحت: ان مثالوں میں یَوْم ظرف معرب ہے کیونکہ عوامل کی تبدیلی سے اس پر بھی تبدیلی آئی ہے۔

ظرف مبنی: مبنی ظروف میں سے چند ایک مندرجہ ذیل ہیں:

﴿1﴾ قَبْلُ ﴿2﴾ بَعْدُ ﴿3﴾ فَوْقُ ﴿4﴾ تَحْتُ ﴿5﴾ أَمَامُ ﴿6﴾ خَلْفُ

﴿7﴾ حَیْثُ ﴿8﴾ إِذْ ﴿9﴾ إِذَا ﴿10﴾ أَیْنَ ﴿11﴾ أَنّٰی ﴿12﴾ مَتٰی

﴿13﴾ أَیَّانَ ﴿14﴾ أَمْسِ ﴿15﴾ مُذْ ﴿16﴾ مُنْذُ ﴿17﴾ قَطُّ ﴿18﴾ عَوْضُ

سوالات و تدریبات

1. اسمائے افعال سے کیا مراد ہے؟
2. اسمائے افعال کی کتنی قسمیں ہیں؟ ہر ایک کی ایک ایک مثال ذکر کریں۔
3. اسمائے کنایات کی تعریف اور قسمیں بیان کریں۔
4. ظرف کی کتنی قسمیں ہیں؟ بیان کریں۔
5. صحیح جملے پر (✓) کا اور غلط پر (✗) کا نشان لگائیں۔
   1. اسمائے افعال فعل کی علامتوں کو قبول کرتے ہیں۔
   2. هَيْهَاتَ اسم فعل بمعنی امر ہے۔
   3. كَمْ استفہامیہ کی تمیز مفرد منصوب ہوتی ہے۔
   4. اسم ظرف فعل کے واقع ہونے کی جگہ یا وقت بتاتا ہے۔
   5. يَوْمٌ ظرف مبنی ہے۔
   6. كَمْ اسم کنایہ ہے۔
6. مندرجہ ذیل اسماء میں سے اسمائے افعال، اسمائے کنایات اور اسمائے ظروف کو الگ الگ کریں:

شَتَّانَ ...... كَأَيِّنْ ...... كَمْ ...... أَمَامُ ...... هَلُمَّ ...... كَذَا

أَيْنَ ...... رُوَيْدَ ...... كَيْتَ ...... إِذَا ...... مَتٰی ...... بَلْهَ.

اسمائے افعال	اسمائے کنایات	اسمائے ظروف

سبق: 27

فعل کی اقسام

فعل کی تقسیم کئی اعتبار سے کی گئی ہے:

زمانے کے اعتبار سے

اس اعتبار سے فعل کی تین قسمیں ہیں: (1) ماضی (2) مضارع (3) امر

فعل ماضی: وہ فعل جو کسی کام کے گزشتہ زمانے میں واقع ہونے پر دلالت کرے، جیسے: كَتَبَ ''اس نے لکھا''

فعل مضارع: وہ فعل جو کسی کام کا زمانۂ حال یا مستقبل میں واقع ہونا بتائے، جیسے: يَكْتُبُ ''وہ لکھتا ہے یا لکھے گا''

فعل امر: وہ فعل جس کے ذریعے آئندہ زمانے میں کسی کام کے کرنے کا مطالبہ کیا جائے، جیسے: اُكْتُبْ ''تو (ایک مرد) لکھ'' اُدْرُسْ ''تو (ایک مرد) پڑھ''

مفعول بہ چاہنے اور نہ چاہنے کے اعتبار سے

اس اعتبار سے فعل کی دو قسمیں ہیں: (1) لازم (2) متعدی

فعل لازم: وہ فعل جس کا اثر فاعل تک ہی محدود رہے اور بذات خود مفعول بہ کو نصب نہ دے سکے، جیسے: ذَهَبَ زَيْدٌ ''زید گیا۔'' نَامَ الطِّفْلُ ''بچہ سو گیا۔''

فعل متعدی: وہ فعل جس کا اثر فاعل سے تجاوز کر کے مفعول بہ تک جائے اور وہ بذات خود مفعول بہ کو نصب دے، جیسے: كَتَبَ خَالِدٌ الدَّرْسَ ''خالد نے سبق لکھا۔''

فعل متعدی کی تین قسمیں ہیں:

(1) فعل متعدی بہ یک مفعول بہ، جیسے: قَرَأَ حَامِدٌ الْكِتَابَ ''حامد نے کتاب پڑھی۔''

2 فعل متعدی بہ دومفعول بہ، جیسے: كَسَوْتُ الْفَقِيرَ ثَوْبًا. ''میں نے فقیر کو لباس پہنایا۔''

3 فعل متعدی بہ سہ مفعول بہ، جیسے: أَعْلَمَ الطَّبِيبُ الْمَرِيضَ الدَّوَاءَ نَافِعًا. ''ڈاکٹر نے مریض کو آگاہ کیا کہ دوا مفید ہے۔''

نسبت کے اعتبار سے

اس اعتبار سے فعل کی دو قسمیں ہیں: 1 معروف 2 مجہول

فعل معروف: وہ فعل جس کی نسبت اس کے فاعل کی طرف ہو، جیسے: شَرِبَ سَعِيدٌ اللَّبَنَ ''سعید نے دودھ پیا۔'' شَرِبَ کی نسبت سَعِيدٌ کی طرف ہے جو کہ فاعل ہے۔

فعل مجہول: وہ فعل جس کی نسبت فاعل کی بجائے نائب فاعل کی طرف ہو، جیسے: شُرِبَ اللَّبَنُ ''دودھ پیا گیا۔'' اس میں شُرِبَ کی نسبت اَللَّبَنُ نائب فاعل کی طرف ہے۔

اعراب و بناء کے اعتبار سے

اس اعتبار سے فعل کی دو قسمیں ہیں: 1 معرب 2 مبنی

فعل معرب: وہ فعل جس کا آخر عوامل کے تبدیل ہونے سے بدل جائے، جیسے: يَفْعَلُ سے لَنْ يَّفْعَلَ اور لَمْ يَفْعَلْ.

فعل مبنی: وہ فعل جس کا آخر ایک ہی حالت پر برقرار رہے، عوامل کی تبدیلی سے اس میں کوئی تبدیلی نہ آئے، جیسے: يَنْصُرْنَ سے لَنْ يَّنْصُرْنَ اور لَمْ يَنْصُرْنَ.

فائدہ فعل مضارع اکثر معرب اور بعض حالتوں میں مبنی ہوتا ہے جبکہ فعل ماضی اور فعل امر حاضر معروف ہمیشہ مبنی ہوتے ہیں۔

سوالات و تدریبات

1 زمانے کے اعتبار سے فعل کی کتنی قسمیں ہیں؟

2 فعل لازم اور فعل متعدی کی تعریف کریں۔

3 نسبت کے لحاظ سے اور اعراب و بناء کے لحاظ سے فعل کی کتنی قسمیں ہیں؟

4 درست جملے کے سامنے (✓) کا نشان لگائیں:

1 فعل لازم وہ ہے جس کا اثر فاعل تک ہی محدود رہے۔

2 زمانے کے اعتبار سے فعل کی تین قسمیں ہیں: ماضی، مضارع اور امر۔

3 فعلِ معروف میں فعل کی نسبت نائبِ فاعل کی طرف ہوتی ہے۔

4 فعلِ معرب کا آخر عوامل کے تبدیل ہونے سے بدل جاتا ہے۔

5 فعلِ ماضی اور فعلِ امر اکثر معرب ہوتے ہیں۔

5 درج ذیل جملوں میں فعل ماضی، مضارع، امر اور لازم و متعدی کی شناخت کریں:

يُؤْكَلُ الطَّعَامُ.	وَقَفَ الرَّجُلُ.	اِحْتَرِمْ أُسْتَاذَكَ.	جَلَسَتْ فَاطِمَةُ.
أَعْطِ الْكِتَابَ.	نُظِّفَتِ الْغُرْفَةُ.	يُكْتَبُ الدَّرْسُ.	قُرِئَ الْكِتَابُ.

6 درج ذیل جملوں میں فعل لازم اور متعدی کی شناخت کریں:

فَاضَ النَّهْرُ.	جَلَسَ سَعْدٌ عَلَى الْمَقْعَدِ.	طَوَى الْخَادِمُ الثَّوْبَ.
هَبَّتِ الرِّيحُ.	أَحْرَقَتِ النَّارُ الْمَنَازِلَ.	قَرَأَ أَحْمَدُ الْكِتَابَ.

7 دیے گئے جملوں میں فعل معرب اور مبنی کی شناخت کریں:

حَفِظَ الْغُلَامُ.	فَهِمَ سَعْدٌ دَرْسَهُ.	يَرْكَبُ هَنَّادٌ الْفَرَسَ.
أَطْفِئِ الْمِصْبَاحَ.	سَافَرَ خَالِدٌ إِلٰى مَكَّةَ.	تَطْبَخُ مَارِيَةُ الطَّعَامَ.
أَكْرِمْ وَالِدَيْكَ.	يَتْلُو حَمَّادٌ سُورَةَ السَّجْدَةِ.	صَلِّ الصَّلَاةَ عَلٰى وَقْتِهَا.

فعل مضارع کے اعراب کی تین حالتیں ہوتی ہیں: ⟨1⟩ رفعی ⟨2⟩ نصبی ⟨3⟩ جزمی

رفعی حالت: جب فعل مضارع کے شروع میں کوئی ناصب یا جازم نہ ہو تو یہ اس کی رفعی حالت ہوتی ہے، جیسے:

يَذْهَبُ، يَنْصُرُ.

نصبی حالت: جب فعل مضارع سے پہلے کوئی حرف ناصب آ جائے تو مضارع کی نصبی حالت ہوتی ہے، جیسے:

لَنْ يَّذْهَبَ، لَن يَّنْصُرَ.

حروفِ ناصبہ: حروفِ ناصبہ چار ہیں: أَنْ، لَنْ، كَيْ، إِذَنْ. مثالیں مندرجہ ذیل ہیں:

حرفِ ناصب	مثال	ترجمہ
أَنْ	أُرِيدُ أَنْ أَتَعَلَّمَ.	میں علم حاصل کرنا چاہتا ہوں۔
لَنْ	لَنْ أَكْذِبَ.	میں ہرگز جھوٹ نہیں بولوں گا۔
كَيْ	ذَهَبْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ كَيْ أُصَلِّيَ.	میں مسجد گیا تا کہ میں نماز پڑھوں۔
إِذَنْ	أَجْتَهِدُ فِي الدُّرُوسِ...... إِذَنْ تَنْجَحَ.	میں اسباق میں محنت کرتا ہوں ...... تب تو کامیاب ہو جائے گا۔

جزمی حالت: جب فعل مضارع سے پہلے جوازم میں سے کوئی جازم ہو تو مضارع کی جزمی حالت ہوتی ہے، جوازم دو طرح کے ہیں:

⟨1⟩ جو ایک فعل کو جزم دیتے ہیں۔ ⟨2⟩ جو دو فعلوں کو جزم دیتے ہیں۔

✱ جو ایک فعل کو جزم دیتے ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں:

لَمْ، لَمَّا، لَامِ امر، لائے نہی.

حرف جازم	مثال	ترجمہ
لَمْ	لَمْ يَذْهَبْ حَامِدٌ إِلَى الْمَدْرَسَةِ.	حامد سکول نہیں گیا۔
لَمَّا	لَمَّا يَرْجِعْ مَحْمُودٌ مِنَ الْمَسْجِدِ.	محمود ابھی تک مسجد سے نہیں لوٹا۔
لامِ امر	لِيَجْلِسْ خَالِدٌ.	خالد بیٹھ جائے۔
لائے نہی	لَا تَكْذِبْ.	جھوٹ مت بول۔

✻ وہ جوازم جو دو فعلوں کو جزم دیتے ہیں، ان میں سے چند ایک مندرجہ ذیل ہیں:

إِنْ، مَا، مَنْ، مَهْمَا، إِذْمَا، مَتٰى، أَيْنَمَا، أَنّٰى، حَيْثُمَا

یہ دو فعلوں پر داخل ہوتے ہیں، پہلے **فعل** کو شرط اور دوسرے کو جزا کہتے ہیں، مثالیں مندرجہ ذیل ہیں:

جوازم	مثال	ترجمہ
إِنْ	إِنْ تَأْكُلْ كَثِيرًا تَمْرَضْ.	اگر تو زیادہ کھائے گا تو بیمار ہو جائے گا۔
مَا	مَا تَقْرَأْ تَسْتَفِدْ مِنْهُ.	جو تو پڑھے گا اس سے فائدہ حاصل کرے گا۔
مَنْ	مَنْ يَفْعَلْ خَيْرًا يُجْزَ بِهِ.	جو نیکی کرے گا اسے اس کا بدلہ دیا جائے گا۔
مَهْمَا	مَهْمَا تَعْمَلْ تُجْزَ بِهِ.	تو جو بھی عمل کرے گا تجھے اس کا بدلہ دیا جائے گا۔
إِذْمَا	إِذْمَا تَفْعَلْ شَرًّا تُحَاسَبْ بِهِ.	جب بھی تو کوئی برائی کرے گا تجھ سے اس کا حساب ہوگا۔
مَتٰى	مَتٰى يُسَافِرْ أَخِي أُسَافِرْ مَعَهُ.	جب میرا بھائی سفر کرے گا میں اس کے ساتھ سفر کروں گا۔
أَيْنَمَا	﴿ أَيْنَمَا تَكُونُوا يُدْرِكْكُمُ الْمَوْتُ ﴾	تم جہاں کہیں بھی ہو گے موت تمھیں پا لے گی۔
أَنّٰى	أَنّٰى تَجْلِسْ أَجْلِسْ.	جہاں تو بیٹھے گا میں (بھی وہاں) بیٹھوں گا۔
حَيْثُمَا	حَيْثُمَا تَذْهَبْ أَذْهَبْ.	جہاں تو جائے گا میں (بھی وہاں) جاؤں گا۔

سوالات و تدریبات

1. فعل مضارع کے اعراب کی کتنی حالتیں ہیں؟
2. حروف ناصبہ کتنے اور کون سے ہیں؟
3. مضارع کے وہ جوازم جو دو فعلوں کو جزم دیتے ہیں وہ کون سے ہیں اور جو ایک فعل کو جزم دیتے ہیں وہ کون سے ہیں؟
4. مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ کرنے کے بعد ان میں فعل مضارع منصوب کی نشاندہی کریں اور نصب کی وجہ بھی بتائیں:

أُحِبُّ أَنْ أُسَاعِدَ جَارِي كَيْ أَكْسِبَ مَوَدَّتَهُ.

لَنْ أَسْتَمِعَ لِنَمَّامٍ.

أُغَلِّفُ كُتُبِي كَيْ تَظَلَّ نَظِيفَةً.

يَجِبُ عَلَيْنَا أَنْ نُحَافِظَ عَلَى الصَّلَوَاتِ.

أَحْتَرِمُ أَسَاتِذَتِي.... إِذَنْ تُحْتَرَمَ.

5. درج ذیل جملوں میں فعل مضارع پر حرف جازم داخل کر کے مناسب تبدیلی کریں:

	مضارع مرفوع	مضارع مجزوم
نمونہ	يُثْمِرُ الْبُسْتَانُ.	لَمْ يُثْمِرِ الْبُسْتَانُ.
1	اَلْفَلَّاحُ يَحْلُبُ الشَّاةَ.	
2	اَلْقِطَارُ يَتَأَخَّرُ عَنْ مَوْعِدِهِ.	
3	يَذْهَبُ حَامِدٌ إِلَى الْمَدْرَسَةِ.	

6 مندرجہ ذیل جملوں میں فعل مضارع کے مجزوم ہونے کی وجہ بتائیں:

إِنْ تَدْرُسْ تَنْجَحْ. مَنْ يَّزْرَعْ شَوْكًا يَحْصُدْ جِرَاحًا.

أَيْنَ تَنْظُرْ تَجِدْ أَثَرَ الْعِلْمِ. مَتٰى تُخْلِصْ نِيَّتَكَ يُبَارَكْ فِي عَمَلِكَ.

مَنْ يَّجْتَهِدْ يُحَقِّقْ حُلْمَهُ. إِنْ تَرْحَمْ مَنْ فِي الْأَرْضِ يَرْحَمْكَ مَنْ فِي السَّمَاءِ.

سبق: 29

افعالِ مدح و ذم، افعالِ تعجب

افعالِ مدح و ذم

وہ افعال جو مدح یا مذمت کے لیے وضع کیے گئے ہیں۔ یہ افعال اور ان کی مثالیں مندرجہ ذیل ہیں:

فعل		مثال	ترجمہ
فعلِ مدح	نِعْمَ	نِعْمَ الطَّالِبُ حَمْزَةُ.	حمزہ اچھا طالب علم ہے۔
	حَبَّذَا	حَبَّذَا النَّجَاحُ.	کامیابی اچھی چیز ہے۔
فعلِ ذم	بِئْسَ	بِئْسَ الشَّرَابُ الْخَمْرُ.	شراب برا مشروب ہے۔
	سَاءَ	سَاءَ الْخُلُقُ الْخِيَانَةُ.	خیانت برا اخلاق ہے۔

افعالِ تعجب

وہ افعال جن کے ذریعے تعجب کا اظہار کیا جائے۔

تعجب کے اظہار کے لیے قیاسی طور پر دو صیغے استعمال ہوتے ہیں:

1. **مَا أَفْعَلَهُ**، جیسے: مَا أَعْذَبَ مَاءَ زَمْزَمَ ''زمزم کا پانی کتنا میٹھا ہے!''
2. **أَفْعِلْ بِهِ**، جیسے: أَعْذِبْ بِمَاءِ زَمْزَمَ ''زمزم کا پانی کتنا میٹھا ہے!''

سوالات و تدریبات

1. افعال مدح وذم کی وضاحت کریں۔
2. اظہارِ تعجب کے لیے قیاسی طور پر کتنے اور کون سے صیغے ہیں؟
3. مندرجہ ذیل جملوں میں افعالِ مدح وذم کا تعین کریں:

حَبَّذَا الْقَنَاعَةُ.

نِعْمَ الْخُلُقُ الصَّبْرُ.

بِئْسَ الرَّجُلُ الْبَخِيلُ.

سَاءَ الطَّالِبُ الْكَسُولُ.

4. مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ کریں:

مَا أَحْسَنَ الْعِلْمَ!

أَقْبِحْ بِالْجَهْلِ!

أَحْسِنْ بِصُحْبَةِ الْكِرَامِ!

مَا أَكْفَرَهُ!

حروف کی دو قسمیں ہیں: (1) حروفِ عاملہ (2) حروفِ غیر عاملہ

حروفِ عاملہ

وہ حروف جو کلمے یا جملے پر داخل ہوتے ہیں اور اسے رفع، نصب، جر یا جزم دیتے ہیں، یہ مندرجہ ذیل ہیں:

(1) حروفِ جارہ (2) حروفِ مشبہ بالفعل (3) حروفِ ندا (4) لائے نفی جنس

(5) مَا و لَا مشابہ بہ لَیْسَ (6) حروفِ ناصبہ (7) حروفِ جازمہ (8) حروفِ استثناء

(1) **حروفِ جارہ:** مشہور و معروف حروفِ جارہ سترہ ہیں۔ یہ اسم کو جر دیتے ہیں۔ یہ حروف مندرجہ ذیل ہیں:

بَاء، تَاء، كَاف، لَام، وَاوْ، مُنْذُ، مُذْ، خَلَا

رُبَّ، حَاشَا، مِنْ، عَدَا، فِي، عَنْ، عَلٰى، حَتّٰى، إِلٰى

حروفِ جارہ	مثال
باء	قَيِّدُوا الْعِلْمَ بِالْكِتَابَةِ.
تاء	تَاللّٰهِ! لَأَنْصُرَنَّ الْمَظْلُومَ.
كاف	اَلْخَالَةُ كَالْأُمِّ.
لام	﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ﴾
واو	وَاللّٰهِ! لَأَفْعَلَنَّ الْخَيْرَ.
مُنْذُ	لَمْ يَأْكُلْ أَحْمَدُ طَعَامًا مُنْذُ يَوْمَيْنِ.

حروفِ جارہ	مثال
حَاشَا	صَدَقَ الطُّلَّابُ حَاشَا سَمِيرٍ.
مِنْ	﴿خُلِقَ الْإِنْسٰنُ مِنْ عَجَلٍ﴾
عَدَا	أَقْبَلَ التَّلَامِيذُ عَدَا حَامِدٍ.
فِي	فِي الْحَدِيقَةِ أَشْجَارٌ كَثِيرَةٌ.
عَنْ	اِبْتَعَدْتُ عَنِ الشَّرِّ.
عَلٰى	جَلَسْتُ عَلَى الْأَرْضِ.

مُذْ	لَمْ يَأْكُلْ طَعَامًا مُذْ يَوْمَيْنِ.
خَلَا	أَحْبَبْتُ النَّاسَ خَلَا الْكَاذِبِينَ.
رُبَّ	رُبَّ جَوَادٍ يَكْبُو.
حَتّٰى	سِرْتُ حَتَّى الصَّبَاحِ.
إِلٰى	لَا تُؤَخِّرْ عَمَلَ الْيَوْمِ إِلَى الْغَدِ.

2 **حروفِ مشبہ بالفعل:** یہ مندرجہ ذیل چھ حروف ہیں:

إِنَّ ، أَنَّ ، كَأَنَّ ، لَيْتَ ، لٰكِنَّ ، لَعَلَّ

یہ حروف اپنے اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں۔

حروفِ مشبہ بالفعل	مثال
إِنَّ	إِنَّ الدِّينَ يُسْرٌ.
أَنَّ	أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ.
كَأَنَّ	كَأَنَّ الْعِلْمَ نُورٌ.
لَيْتَ	لَيْتَ الرَّجُلَ شُجَاعٌ.
لٰكِنَّ	أَحْمَدُ شُجَاعٌ لٰكِنَّ أَخَاهُ جَبَانٌ.
لَعَلَّ	لَعَلَّ الْحَرْبَ مُنْتَهِيَةٌ.

3 **حروفِ ندا:** حروف ندا چھ ہیں جو کہ مندرجہ ذیل ہیں:

يَا ، أَيَا ، هَيَا ، أَيْ ، آ ، أَ

یہ مُنادیٰ مضاف کو نصب دیتے ہیں۔

حروف ندا	استعمال	مثال
يَا	منادیٰ بعید کے لیے	يَا صَاحِبَ الْجَمَلِ!
أَيَا	منادیٰ بعید کے لیے	أَيَا بِنْتَ خَالِدٍ!
هَيَا	منادیٰ بعید کے لیے	هَيَا صَاحِبَ الْفَرَسِ!
أَيْ	منادیٰ بعید کے لیے	أَيْ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ!
آ	منادیٰ بعید کے لیے	آصَاحِبَ الدَّرَّاجَةِ!

أ	منادیٰ قریب کے لیے	أَعَبْدَ اللّٰهِ!

﴿4﴾ لائے نفی جنس: یہ اپنے اسم کو، جب کہ وہ مضاف یا شبہ مضاف ہو، نصب اور خبر کو رفع دیتا ہے، جیسے: لَا غُلَامَ رَجُلٍ ظَرِيفٌ.

﴿5﴾ مَا وَلَا مشابہ بہ لَيْسَ: یہ اپنے اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں، جیسے: مَا زَيْدٌ لِصًّا، لَا أَحَدٌ حَاضِرًا.

﴿6﴾ حروفِ ناصبہ: یہ چار حروف ہیں: أَنْ، لَنْ، كَيْ، إِذَنْ. یہ فعل مضارع کو نصب دیتے ہیں۔

حروفِ ناصبہ	مثال
أَنْ	أُرِيدُ أَنْ أَتَعَلَّمَ.
لَنْ	لَنْ أَكْذِبَ.
كَيْ	ذَهَبْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ كَيْ أُصَلِّيَ.
إِذَنْ	أَجْتَهِدُ فِي دُرُوسِي ...... إِذَنْ تَنْجَحَ.

﴿7﴾ حروفِ جازمہ: یہ فعل مضارع کو جزم دیتے ہیں۔ حروف جازمہ مندرجہ ذیل ہیں:

لَمْ، لَمَّا، لَامِ امر، لائے نہی، إِنْ، إِذْمَا

حروفِ جازمہ	مثال
لَمْ	لَمْ نَرْسُبْ فِي الِامْتِحَانِ.
لَمَّا	لَمَّا تَظْهَرْ نَتِيجَةُ الِامْتِحَانِ.
لامِ امر	لِيُدَافِعْ كُلُّ مُسْلِمٍ عَنِ الْإِسْلَامِ.
لائے نہی	لَا تُهْمِلْ وَاجِبَكَ.
إِنْ	إِنْ تُذَاكِرْ دُرُوسَكَ تَحْفَظْهَا.
إِذْمَا	إِذْمَا تَتَعَلَّمْ تَتَقَدَّمْ.

ملاحظہ إِنْ اور إِذْمَا شرط کے لیے آتے ہیں اور دو فعلوں کو جزم دیتے ہیں۔

﴿8﴾ إِلَّا حرفِ استثناء: یہ اپنے بعد والے اسم کو ما قبل کے حکم سے نکال دیتا ہے، جیسے: حَضَرَ الطُّلَّابُ إِلَّا حَامِدًا ''تمام طالبِ علم حاضر ہوئے سوائے حامد کے۔''

حروفِ غیر عاملہ

وہ حروف جو کلمے، یا جملے پر داخل ہوکر کوئی عمل نہیں کرتے، یعنی رفع، نصب، جر یا جزم نہیں دیتے، ان کی مندرجہ ذیل اقسام ہیں:

① حروفِ عطف: یہ تعداد میں دس ہیں: وَاو، فَاء، ثُمَّ، حَتّٰی، إِمَّا، أَوْ، أَمْ، لَا، بَلْ، لٰكِنْ.

② حروفِ تنبیہ: یہ تین ہیں: أَلَا، أَمَا، هَا.

③ حروفِ ایجاب: یہ چھ حروف ہیں: نَعَمْ، أَجَلْ، جَيْرِ، إِنَّ، بَلٰى، إِي.

④ حروفِ تفسیر: یہ دو حرف ہیں: أَيْ، أَنْ.

⑤ حروفِ مصدریہ: یہ چھ حروف ہیں: أَنْ، أَنَّ، كَيْ، لَوْ، مَا، أَ (ہمزہ مصدریہ برائے تسویہ)۔

⑥ حروفِ استفہام: یہ دو حرف ہیں: ہمزہ (أ)، هَلْ.

⑦ حرفِ ردع: یہ صرف ایک حرف كَلَّا ہے، یہ اکثر انکار ومنع کے لیے آتا ہے۔

سوالات و تدریبات

1. حروف عاملہ وغیر عاملہ سے کیا مراد ہے؟
2. حروف عاملہ کون سے ہیں؟
3. حروف عطف سے کیا مراد ہے؟ یہ کتنے اور کون سے ہیں؟
4. حروف مصدریہ کتنے اور کون سے ہیں؟
5. مندرجہ ذیل جملوں میں حروف عاملہ اور غیر عاملہ کی شناخت کریں:

يَا وَالِدِي! لَنْ أَكْذِبَ. اَلْكِتَابُ عَلَى الطَّاوِلَةِ. هَلْ كَتَبْتَ وَاجِبَكَ؟

لَا تَكْتُبْ عَلَى الْجِدَارِ. اَلْقَلَمُ فِي مَحْفَظَتِي. خَالِدٌ كَالْأَسَدِ.

جَاءَ حَامِدٌ ثُمَّ عَلِيٌّ. نَعَمْ، صَلَّيْتُ الْفَجْرَ. لَأَنْصُرَنَّكَ.

6. مندرجہ ذیل حروف غیر عاملہ ہیں، ان کی قسم بتائیں:

ثُمَّ ...... أَيْ ...... أَنْ ...... إِي ...... هَلْ ...... أَوْ ...... أَمَا

أَجَلْ ...... أَمْ ...... أَلَا ...... مَا ...... كَلَّا ...... بَلْ.

ابتدائی

قواعد النحو

احکام شریعت سمجھنے کے لیے جہاں دیگر علومِ اسلامیہ کی ضرورت ہوتی ہے وہاں عربی زبان سیکھنے کے لیے ''فن نحو'' کی تحصیل شرطِ لازم ہے۔ جب تک کوئی شخص اس فن میں مہارت تامہ حاصل نہ کرے اس وقت تک اس کے لیے علوم اسلامیہ میں پیش رفت ممکن نہیں۔ یہ فن قرآن وسنت کے علوم سمجھنے کی بنیاد ہے۔ اسی مقصد کے پیش نظر مدارس اسلامیہ میں اس فن کو بڑی اہمیت حاصل ہے اور یہی وجہ ہے کہ مختلف ادوار میں علمائے اسلام نے اس موضوع پر گرانقدر کتابیں لکھیں اور اسے آسان سے آسان تر بنانے کی بھرپور کوشش کی ہے۔ زیرِ نظر کتاب ''قواعد النحو'' بھی اسی سلسلے کی ایک اہم کڑی ہے۔ اس کی چند خصوصیات درج ذیل ہیں۔

* قواعد و مسائل کی عام فہم اور آسان اسلوب میں پیشکش۔ * قواعد و مسائل میں راجح قول اُجاگر کرنے کا التزام۔ * قواعد اور مثالوں کی صحت و درستی کا امکان بھر اہتمام۔ * محل استشہاد کی الفاظ اور جداگانہ رنگوں کے ذریعے وضاحت۔ * طالبانِ علم کی آسانی کے لیے درج کردہ مثالوں کا سلیس اردو میں ترجمہ۔ * طالب علم کی ذہنی استعداد اور علمی درجے کا خصوصی لحاظ۔ * قواعد کی تطبیق و اجرا کے لیے ہر سبق کے بعد تدریبات کا اہتمام۔ * فن کی معتبر عربی کتابوں: مُغنِي اللَّبِيب، شرح ابن عقيل، أَوْضَحُ الْمَسَالِك، النحو الوافي، شرح قطر النّدٰى، جامع الدروس العربية اور النحو الواضح کے علاوہ دیگر فارسی اور اردو کتابوں سے ضروری اخذ و استفادہ۔

ریاض • جدہ • شارجہ • لاهور • کراچی
اسلام آباد • لندن • هیوسٹن • نیو یارك

ISBN 969574343-9
9 789695 743430